సమావేశము - VI
వాల్యూము - II
నెం. 1

వెల : రూ. 14-00
22 డిసెంబర్, 2016
గురువారం,
(శక సం. 1938,
మార్గశిరం - 9)

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు కార్యకలాపాలు

అధికార నివేదిక

విషయ సూచిక

I.	ప్రశ్నోత్తరాలు	...	1
II.	సభా కార్యక్రమం :	...	12
	1. ప్రత్యేక ప్రస్తావనలు		
III.	లఘు చర్చ :	...	12
	వ్యవసాయ ఆధునికీకరణ, పంట రుణ మాఫీ ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ చెల్లింపుల గురించి (కొనసాగింపు).		

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు

ప్రధాన అధికారులు

ఛైర్మన్	:	శ్రీ కె. స్వామిగౌడ్
డెప్యూటీ ఛైర్మన్	:	శ్రీ నేతి విద్యాసాగర్
కార్యదర్శి	:	డా. ఎస్. రాజ సదారామ్
సంయుక్త కార్యదర్శి	:	డా. వి. నరసింహాచార్యులు
సహాయ కార్యదర్శులు	:	శ్రీ టి.బి. జయచందర్ శ్రీ ఎస్. దుర్గాప్రసాద్ శ్రీ సి.హెచ్. ఉపేందర్ రెడ్డి శ్రీమతి వి.ఎస్. ప్రసన్నకుమారి
చీఫ్ రిపోర్టర్	:	శ్రీమతి యస్. నాగమణి

తెలంగాణ శాసన పరిషత్తు కార్యకలాపాలు

అధికార నివేదిక

(ఆరవ సమావేశము – ఆరవ రోజు)

గురువారం, డిసెంబర్ 22, 2016

(సభ ఉ. గం. 10.00 లకు ప్రారంభమైనది)

(గౌరవ ఛైర్మన్ అధ్యక్ష స్థానంలో ఉన్నారు)

మిస్టర్ ఛైర్మన్‌: అందరికీ నమస్కారం. ఇప్పుడు క్వశ్చన్ అవర్.

I. ప్రశ్నోత్తరాలు

FUNCTIONING OF COMMISSIONERATE FOR MINORITY WELFARE

Q.No.1442 (51)

Sri Mohammed Ali Shabbir, MLC:-Will the Chief Minister be pleased to state:-

(a) Whether it is a fact that the Commissionerate for Minorities Welfare Department is functioning for the welfare of Minorities in the State;

(b) If so, the details of activities being taken up by the Commissionerate;

(c) Whether the Commissionerate is functioning with full fledged sanctioned staff to monitor the Schemes;

(d) If not, the reasons thereof?

DEPUTY CHIEF MINISTER (DEPUTIZING HON'BLE CHIEF MINISTER) (SRI MOHAMMED MAHMOOD ALI):- (a) Yes Sir,

(b) The following activities/ schemes are implemented by the Minorities Welfare Department:

1. Minority Scholarships (RTF & MTF) of State Government.

2. Shaadi Mubarak Scheme

3. CMS Overseas Scholarship for Minorities

4. MSDP-GoI Schemes

5. Overall supervision of Deptt. activities.

(c) Yes, Sir. However, certain vacancies are there.

(d) There are 115 posts sanctioned. 72 posts are filled up with deputations and 43 are vacant. Steps are being taken to fill up the balance posts.

SRI MD. ALI SHABBIR: (Assembly Constituency)

جناب محمد علی شبیر (Janab Md.Ali Shabbir): چیرمین صاحب! میں آپ کے ذریعہ ہمارے ڈپٹی سی ایم صاحب سے سوال کرنے سے پہلے یہ معذرت کر رہا ہوں اور یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ایک سال کے بعد اس ہاؤز میں minority subject آیا ہے۔ ہم نے Business Advisory Committee میں Short Discussion مانگا ہے ہیں لیکن discussion میں نہیں آیا۔ مہربانی کرکے اس question کے اوپر ہمارے ممبرس بھی ہیں دوسرے ممبرس بھی ہیں وہ detail میں جانے کا permission دے جیسا ہو یہ پہلا question ہے مہربانی کریں۔ تو چیرمین صاحب! ہمارے ڈپٹی سی ایم صاحب سے میری گزارش ہے کہ آپ نے 2016-17 میں 1200 کروڑ کا بجٹ دیا۔ یہ پہلی چیز ہے۔ لیکن آپ کی جانب سے صرف 635 کروڑ کا releasing order دیا۔ release کیا treasury کو۔ اس کے بعد actual expenditure صرف 270 کروڑ روپے remaining میں pending ہیں یعنی آپ ایک طرف بتاتے جیسا کر رہے 249 crores already Treasury میں ہیں دوسری طرف یعنی لے رہے ہیں۔ آپ release کر رہے ہیں 600 crores، پھر آپ expenditure کو دے only 270 crores یعنی اس سال آپ کے دس مہینے پورے مکمل ہوگے۔ فروری میں بجٹ سیشن شروع ہونے والا ہے اور آپ 30% بھی ابھی تک یہ release نہیں کیے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اقلیتوں کے ساتھ آپ کی حکومت سوتیلا سلوک کر رہی ہے جس کی وجہ سے one by one پورا---

جناب محمد محمود علی (Janab Md.Mahamood Ali): چیرمین صاحب! یہاں سوتیلی بات آ رہی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ سابقہ میں اور اب میں دیکھیں تو بہت بڑا فرق ہے بجٹ میں۔ ہمارے معزز رکن اسمبلی جو بتائے ہوئے تو میں بول رہا ہوں ورنہ میں پورا نہیں بولتا تھا۔ Question Hour میں limited ہوتا ہے۔

جناب محمد علی شبیر (Janab Md.Ali Shabbir): چیرمین صاحب! ہم کو خوشی ہوگی اگر آپ دونوں حکومتوں کا تقابل کریں گے۔ چار فیصد تحفظات کے ذریعہ 10 لاکھ اقلیتی بچوں کو ہم نے educated بنایا۔ ہم نے medical colleges, engineering colleges---

جناب محمد محمود علی (Janab Md.Mahamood Ali): 57 سال میں بنائے ہم لوگ ڈھائی سال میں ابھی شروع کئے صاحب۔ وقت کا فرق ہے تھوڑا وقت ہم کو بھی ملا تو ہم بھی کر سکتے ہیں۔ سوتیلا بولے تو میں نے کہا چیرمین صاحب۔ سوتیلے کی بات نہیں ہے۔ ہمارے سی ایم صاحب واحد سی ایم ہیں جو سب قوموں کو ایک ہی ساتھ دیکھتے ہیں۔ Caste-wise ہمارے پاس ہے ہی نہیں، ہماری حکومت میں ہے ہی نہیں۔

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్: సార్, లీడర్ ఆఫ్ ది అపోజిషన్ మాట్లాడుతున్నపుడు మాటిమాటికి ఈవిధంగా మైక్ కట్ చేస్తే ఎలా? ఐదు మాసాల నుంచి శాలరీస్ లేవు, వీళ్లంతా పేదవాళ్లు. రంజాన్ చేసుకుందామంటే శాలరీ లేదు. ఎంత పాపం?

جناب محمد علی شبیر (Janab Md.Ali Shabbir): دیکھئے یہ figure آپ کے ڈپارٹمنٹ کا دیا ہوا ہے میرا figure نہیں ہے۔ اگر میرا figure ہے تو آپ بتا سکتے ہیں۔ اسی طریقہ سے Urdu as a Second Language کے implementation کے بارے میں، آج تک اردو اکاڈمی کیوں bifurcate نہیں ہوا؟ سارے محکمے bifurcate ہو گئے۔ تلنگانہ اور آندھرا کا اردو اکاڈمی کیوں bifurcate نہیں ہوا؟ کیا وجہ ہے؟ وہ بتانا چاہئے کہ کیا بھائی اردو کے ساتھ یہ سوتیلا سلوک نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ ابھی تک تلنگانہ اردو اکاڈمی بن جانا چاہئے تھا۔ اردو اکاڈمی کا چیرمین بن جانا چاہئے تھا۔ اس کا اسٹاف آ جانا چاہئے تھا۔ وہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد تیسرا سوال ہے۔ Urdu Libraries and Urdu Compter Centres کا اسٹاف 179 ممبرس ہیں۔ پانچ مہینے سے تنخواہ نہیں ہے۔ پچھلے دو مہینے کی تنخواہ دے۔ رمضان میں بھی چار مہینے کی تنخواہ نہیں دے۔ یہ اقلیتی محکموں کے ساتھ مذاق نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کس کی غلطی ہے یہ؟ آفیسروں کی ہے یا حکومت کی ہے؟

جناب محمد محمود علی (Janab Md.Mahamood Ali): صاحب! مذاق کی بات نہیں ہے۔ بڑے بڑے صاحب ہو گئے۔ وہ کیا ہوا تھا، اردو اکاڈمی سے اس کو Minorities Finance Corporation میں change کرنے سے تھوڑی دیر ہوئی تھی۔

کیا ملتا صاحب؟ ان کی تنخواہ کیا ہے؟ 12 ہزار، 13 ہزار، 16 ہزار تنخواہ والا، پانچ مہینے تنخواہ نہیں دے تو وہ کیسے جئے گا؟ پھر اس کے ساتھ ساتھ ہم بتانا چاہ رہے ہیں کہ۔۔۔

ہمارے فاروق صاحب، ابھی بھی آپ کانگریس ہی کے کوٹہ میں ہیں۔ اور seat allotment بھی ہمارے کوٹہ ہی میں ہے۔ بہت اچھی بات ہے۔ پارٹی بدلنے والوں کی بہت بڑی عزت ہے۔ تو چیرمین صاحب، میں ڈپٹی سی ایم صاحب سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اردو اکاڈمی bifurcate نہیں ہوا۔ دوسری چیز اردو اکاڈمی کا بجٹ تک قریب 40% کے release نہیں ہوئی۔ ابھی تک bifurcate نہیں ہوا۔ تیسری چیز Implementation of Urdu as a second language، اس میں عملہ ضلع بہ ضلع کر ہے۔ عملہ پورا نہیں ہوا۔ چوتھا سوال میرا Minorities Finance Corporation کے اندر آج بچوں کے 1,67,000 loan applications pending ہیں۔ آپ ان لوگوں کو کب دے رہے ہیں۔ آپ دے کر رہے ہو۔ application ... سرکار پوروں کو دے دے گی۔ کیا ہوا؟ شادی مبارک کے اندر سارے یہ قومی مذاق ہو گیا کہ شادی مبارک کے applications چھ مہینے سے ایک بھی application clear نہیں کیا گیا۔ شادی بھی ہو گئی، اب بچہ پیدا کرنے کے لئے بیچاری تیار ہے۔

جناب چیرمین (Mr.Chairman): شبیر بھائی، آپ question کر رہے ہیں یا کیا کر رہے ہیں؟

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్: నాదగ్గర షాదీ ముబారక్‌కి సంబంధించి 50వేల అప్లికేషన్స్ పెండింగులో ఉన్నాయి. మైనారిటీ యువకులకు ఇచ్చే లోన్లకు సంబంధించి 1.67లక్షల అప్లికేషన్స్ పెండింగులో ఉన్నాయి. కంప్యూటర్ సెంటరు లేదు. 2008లో తెలంగాణాకి సంబంధించి మేము 128 కంప్యూటర్స్ ఇచ్చాం. ఏడేళ్ల నుంచి ఆ కంప్యూటర్ సెంటరు మూతపడింది. కంప్యూటర్ సెంటర్లో కంప్యూటర్స్ లేవు. ఎందుకు ఈవిధంగా జరుగుతోందని అడిగితే ఉర్దూ అకాడమీ బైఫర్‌కేట్ కాలేదని చెబుతున్నారు. ఎందుకు కాలేదు?

మీద్వారా గౌరవ ఉప ముఖ్యమంత్రిగారిని కోరేదేమంటే – దయచేసి ముస్లిం మైనారిటీలకు సంబంధించి ఉర్దూ భాష మీద కొంచెం దృష్టి పెట్టి ఉర్దూ అకాడమీని తక్షణమే బైఫర్‌కేట్ చేయాలి. లెజిస్లేటివ్ అఫైర్స్ మినిస్టర్‌గారు కూడా ఇందులో జోక్యం చేసుకోవాలి. అన్ని ప్రభుత్వ సంస్థలు బైఫర్‌కేట్ అయ్యాయి, ఉర్దూ అకాడమీ ఒక్కటే ఎందుకు బైఫర్‌కేట్ కాలేదు? ఉర్దూ కంప్యూటర్స్, ఉర్దూ లైబ్రరీస్ మూతపడ్డాయి. 2008లో మేము ఇచ్చినవన్నీ మూతపడ్డాయి. ముస్లిం మైనారిటీలకు సంబంధించి చర్చించడానికి చాలా ఇష్యూస్ ఉన్నాయి. ఇది షార్ట్ డిస్కషన్ కాదు కాబట్టి మీద్వారా మనవి చేసేదేమంటే – మైనారిటీ డిపార్టుమెంటులో ఎప్పటిలోగా సిబ్బందిని నియమిస్తారు? వీలైనంత త్వరగా రిక్రూట్ చేయాలని మీద్వారా డిమాండ్ చేస్తున్నాను.

اردو ترقی ہو، کیسے ہوگا صاحب؟ اردو جہاں سے پیدا ہوتا ہے، اردو کو modernize کرنے کیلئے، جو اردو کمپیوٹر سنٹر بنائے گئے تھے وہ بند ہو گئے۔ تنخواہیں نہیں ہیں۔ 11 مہینے سے اردو اکاڈمی کے کرایہ کی عمارتوں والوں کو تنخواہ تک بھی نہیں دی گئی۔ آپ بولے اب دوسرے پارٹیوں سے آنے والوں ہی کے سوال جواب چل رہے ہیں۔

SRI SYED ALTAF HYDER RAZVI: (Assembly Constituency)

جناب سید الطاف حیدر رضوی (Janab Syed Altaf Hyder Razvi): شکریہ چیرمین صاحب۔ میں question پر جانے سے پہلے آپ سے ایک چھوٹی سی request کرنا چاہوں گا as a MIM Party، ابھی تک ہمارا کوئی ایک سوال بھی اس میں نہیں آیا اور minorities especially کا یہ پورے سیشن کے business کا I think سب سے پہلا question ہے۔ جو situation ہے اس کے حساب سے کافی چیزیں ہیں، اس پر تھوڑا بات کر لینے دیجئے صاحب۔ Minority budget for 2014-15 یہ 1,033 کروڑ جس میں actual spending ہوئی ہے صرف 32%، باقی کا پورا ہمارے ڈپٹی سی ایم صاحب نے کہا تھا کہ وہ carry forward ہو گا accounts میں۔ Carry forward تو نہیں ہوا، وہ سارا واپس چلا گیا۔ اس کے بعد financial year 2015-16 میں budget allotted was 1154 crores، اس میں only 37% was spent. Rest 63% went back to the treasury. current financial year کا یہ حال ہے کہ آپ اس بار 1280 کروڑ، an additional 80 crores have been given in spite of giving 1200 crores in the annual budget. Out of 1280 crores Sir, till now, only 306 crores have been spent. If I am wrong, Hon'ble Minister can correct me. Only 306 crores which corresponds to 24% only. So far 3 quarters have gone. Only one quarter is left. I do not know how much in the present scenario, how much they can spend, but the real issue, the focus is, why the budget is not being spent? اس کے پیچھے کیا ہو رہے ہیں صاحب؟ آج ہمارے بچوں کو دو سال سے اسکالرشپس نہیں ملے۔ دو سال سے وہ اسکالرشپس کے لئے پریشان ہیں۔ آپ Minority Commissionerate میں اتنی ساری چیزیں لائے including the Overseas Scholarship، شادی مبارک ہے، flagship schemes ہیں، آپ کے جو scholarships Scheme ہے، ان تمام اسکیمس کو آپ اس کے اندر لانے کے باوجود آپ کے پاس اسٹاف ہی نہیں ہے۔ آپ خود یہاں پر جواب میں بول رہے ہیں کہ جو allocated آپ کو جو cadre strength دی گئی، previous Government نے جو Commissionerate بنایا تھا، اس وقت وہ posts sanction نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے 115 posts sanction کئے۔ کمشنریٹ پوری ریاست کے لئے کام کرتا ہے۔ ڈپٹی سی ایم صاحب تو پوری ریاست کے لئے which is I think very less. 115 کا اسٹاف اتنے سارے اسکیمس اور بجٹ کو استعمال کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اس میں آپ صرف 72 posts کو deputation پر لائے۔ یہاں پر recruitment کی ضرورت ہے صاحب۔ مسلمان بچے Post Graduation کر کے بھی بے روزگار پھر رہے ہیں۔ ان کو recruitment کی ضرورت ہے۔ آپ نوکریاں دیں گے بول کر وعدہ کر کے آئے تھے، لیکن ان کو نوکری دینے کے بجائے آپ اسٹاف کو deputation پر لا کر رکھ رہے ہیں۔ دوسرے محکموں سے اس

آنے والے اسٹاف کو اقلیتوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ یہ لوگ نہ pursue کرتے، نہ جا کر حکومت کو بولتے کہ ہماری فائل pending ہے، اس کو clear کرو، اسٹاف کے بارے میں یہ لوگ حکومت کو represent کرتے کیا، پوچھئے۔ اگر کرتے ہیں تو حکومت کیوں sanction نہیں کرتی؟ ان posts پر نوکریوں کی ہمارے بچوں کو ضرورت ہے، ان کا recruitment ہونا چاہئے، 43 posts vacant ہیں، مطلب یہ ہوا کہ صرف اور صرف اقلیتی کمشنریٹ میں لوگ deputation پر کام کر رہے ہیں، permanent staff نہیں ہے۔ تو آپ آج تک ڈھائی سال میں ایک بھی recruitment محکمہ اقلیتی بہبود میں نہیں کئے۔ دوسری چیز صاحب، یہاں پر آج Overseas scholarship scheme اتنا بڑا پروگرام ہم نے شروع کیا، یہ بہت اچھا پروگرام ہے، بچوں کو فائدہ ہو رہا ہے، باہر جا کر پڑھنے والوں کو scholarship مل رہی ہے۔ ہمارے بچے دنیا کی اچھی سے اچھی یونیورسٹیز میں پڑھ سک رہے ہیں۔ لیکن اس میں اس سال کے بجٹ میں اگر آپ دیکھیں گے تو تیس کروڑ کا بجٹ تھا، allocated budget was Rs.30.00 crores. تیس کروڑ میں سے آپ صرف اور صرف 15 کروڑ release کئے۔ بچوں کا دوسرا semester ختم ہو رہا ہے۔ جو بچے باہر جا کر پڑھ رہے ہیں، ان کو ایک قسط دی گئی، دوسرا بھی semester ختم ہو گیا، لیکن ان کو پیسہ دینا باقی ہے۔ تو میں آپ کے ذریعہ سے کہوں گا کہ آپ ان تمام چیزوں کو دیکھئے، اور کم از کم اس سال زیادہ سے زیادہ بجٹ کو استعمال کرنے کی کوشش کیجئے۔ اور اس سے ہٹ کر جو دوسری چیزیں ہیں، شادی مبارک اسکیم، یہ آپ کا flagship programme ہیں صاحب۔ اتنا مشہور پروگرام ہوا، اس کے باوجود اس سال ہمارے سی ایم صاحب اس میں پچھلے سال 100 کروڑ دئے تھے، بولے کہ اتنا اچھا response ہے، ہم 150 کروڑ دیں گے۔ 150 کروڑ دینے کے بعد کیا ہوا؟ صرف تین کروڑ اب تک خرچ ہوئے۔ مطلب Only one fifth of the budget has been spent so far. Financial year is coming to a close. تو اگر اس طریقہ سے spending رہے گی، تو میں guarantee کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اس سال بھی تیس فیصد کے آس پاس ہی بجٹ خرچ ہوگا، اس سے زیادہ نہیں ہوگا۔ میں ان تمام سوالوں پر ڈپٹی سی ایم صاحب سے clear answer چاہتا ہوں کہ اگر یہاں سے آپ تین مہینے کوشش کریں گے تو آپ کتنا بجٹ خرچ کریں گے اور بچوں کی اسکالرشپ فوری release ہوگی یا نہیں ہوگی، شادی مبارک اسکیم میں کچھ پیسہ release ہوگا یا نہیں ہوگا، اگر ہوگا تو کب تک ہوگا؟ اور جو لوگ لونس کے لئے اپلائی کئے ہیں، آپ ان کے اوپر کوئی فیصلہ کر دیجئے۔ پہلے تو بولے کہ سب کو دیں گے۔ 1,62,000 applications were received. چونکہ کافی زیادہ لوگ ہو گئے، آپ نے پچھلی بار فیصلہ کیا تھا کہ آپ ان کو draw کے ذریعہ منتخب کریں گے تو draw کر دیجئے تاکہ یہ confusion ختم ہو جائے۔ جتنوں کو بھی ملتا ہے، آپ اس draw کے ذریعہ لون دے دیجئے اور اس کو بند کیجئے۔ بس میں انہیں چند چیزوں کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے جو وقت دیا، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں، Thank you.

جناب محمد محمود علی (Janab Md.Mahamood Ali): چیرمین صاحب، رضوی صاحب نے کہا کہ شادی مبارک اسکیم میں پیسے برابر نہیں دئے جا رہے ہیں، جبکہ ہم بے حساب پیسے دیتے جا رہے ہیں۔ 2 اکٹوبر کو اسکیم شروع ہوئی تھی، اس کے بعد اس میں 5,779 لڑکیوں کی شادی کے لئے رقم دئے تھے جو 29,67,00,000 ہوئے تھے۔ 2015-16 میں 27,453 لڑکیوں کی شادی کے لئے رقم دئے تھے جو 140 کروڑ ہے۔ اور 2016-17 میں بتا رہے ہیں کہ ایک پیسہ بھی نہیں دئے۔ ابھی تک 9,453 بچیوں کی شادی کر چکے جس کے لئے 48 کروڑ روپے دے چکے ہیں۔ اس میں total ابھی تک تلنگانہ بننے کے بعد 217 کروڑ روپے دئے گئے، یہ بہت بڑی رقم ہے جملہ لڑکیوں کی شادی کے لئے۔ اس میں شک نہیں کہ 2016-17 میں جو applications آئے تھے، ہوا کیا تھا، کہ اس سے پہلے لڑکی کے نام پر پیسے دئے جاتے تھے، شادی ہونے کے بعد جھگڑا شروع ہو گیا، سسرال والے کہنے لگے کہ یہ تو بچی کے پیچھے ہیں، ماں کو کیا دیتے؟ ماں باپ قرضہ لے کر شادی کرتے، شادی کے بعد جھگڑا ہونے کی وجہ سے کئی complaints محترم سی ایم صاحب کی نظر میں آئے تو انہوں نے کہا کہ لڑکی کے بجائے ماں کے نام پر دے دیں گے۔ اور اس کے علاوہ کچھ نئے اضافے ہیں۔ جو ہمارے 31 districts ہیں، اس میں کافی لوگ مصروف رہے۔ انکوائری کے بارے میں پہلے ایم آر او سے انکوائری کرواتے تھے، کچھ لوگوں نے کہا کہ ایم آر او سے کچھ گڑبڑ ہو رہی ہے تو بعد میں جس طریقے سے پاسپورٹ کی انکوائری کی جاتی ہے اسی طرح انکوائری کرنے کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس میں کچھ complaints آئے کہ پولیس آنے سے لوگوں میں ڈر، انتشار اور بے چینی ہوئی تو پھر اس سے بدل کر ایم آر او سے انکوائری کی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے applications 25,120 آئے تھے جن میں سے 9,453 کو پیسے دے دئے گئے۔ اور جو 15,667 ہیں، اس کے بھی پیسے sanction ہوئے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک دو مہینے میں پورے لوگوں کو clear کر دیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ شادی مبارک اسکیم میں پیسے نہیں دے رہے ہیں، یہ بہت اچھی اسکیم ہے، ضرور میں الطاف حیدر رضوی صاحب سے یہی کہتا ہوں کہ یہ بہت مشہور اسکیم ہے ضرور اس پر سو فیصد عمل کیا جائے گا۔ کچھ نئے اضافے بننے کی وجہ سے دیر ہوئی مگر ایسا نہیں ہے کہ اس سال ہم کچھ نہیں دئے۔ اس سال برابر دئے ہیں۔ تقریباً 9,453 لڑکیوں کو دے چکے ہیں۔ دوسری چیز Post Matric and Pre Matric Scholarships میں بھی ہماری طرف سے برابر رقم دی جا رہی ہے۔ ہمارے جو بجٹ کی بات کی جا رہی ہے، 651 کروڑ sanction ہوا، اس میں 402 کروڑ کا خرچ ہوا۔ ایسا نہیں ہے کہ 300 کروڑ ہوا، 402 کروڑ روپے خرچ کیا گیا۔ اس کے اندر کئی بڑے اسکیمس ہیں۔ اس میں 87 کروڑ بچوں کے residential schools کے لئے بھی sanction کئے۔ جملہ 401 کروڑ کا خرچ ہوا، ابھی 651 کروڑ روپے release ہوئے تھے مگر میں ہمارے شبیر بھائی اور الطاف بھائی کو یہی بات بتانا چاہتا ہوں کہ سی ایم صاحب اقامتی اسکولس کے لئے۔۔۔ آپ بتا رہے ہیں کہ پچھلے سال کے تھوڑے پیسے بچے، اس کے بعد کے سال کے تھوڑے پیسے بچے مگر سی ایم صاحب 6,000 کروڑ کے قریب اقامتی اسکولس کے لئے sanction کرنے والے ہیں اس کی عمارتوں کے لئے، اور ہم تقریباً 71 minority residential schools جو شروع کئے، اس میں 40-50 اسکولس کے لئے بعض جگہ پانچ، چھ سات ایکڑ زمین بھی الاٹ کی گئی۔ وہاں عمارت بنانے کے لئے کافی بڑی رقم sanction

کی گئی۔ وہ minorities کے حساب میں آئے گی۔ بجٹ کہیں lapse نہیں ہو رہا ہے۔ آخر کے دنوں میں اگلے سال اس سے زیادہ سے زیادہ خرچ ہوگا۔ بجٹ کے علاوہ بھی زیادہ پیسے خرچ ہوئے۔ اس کے buildings بنائے جائیں گے۔ صاحب! تلنگانہ بننے سے ایک سال پہلے بجٹ بڑھا، اقلیتوں کا جملہ بجٹ جو شروع سے تھا، 2004 میں صرف 39 کروڑ کا بجٹ تھا، 2005 میں 49 کروڑ کا بجٹ تھا، پھر بڑھتے بڑھتے 2013-14 میں ضرور 1020 تک آیا، مگر کبھی بھی بجٹ پورا الاٹ نہیں ہوا۔ پورا خرچ نہیں ہوا۔ اور ہمارے پاس ابھی بھی 400 کروڑ ہوئے۔ میں ہمارے دونوں MLsC کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ end of the year تک 80-90% بجٹ تو ضرور خرچ کیا جائے گا۔ جو جو pending budget ہے۔۔۔ آپ دیکھئے ہماری ایک نئی ریاست ہے، بہت سی چیزیں ایک کے بعد دیگر ہوتے جا رہے ہیں۔ کبھی بھی تھوڑی دیر ہوئی مگر بجٹ سے کسی کا نقصان نہیں ہوا۔ Fees reimbursement تو 2007-08 سے pending چلا آ رہا تھا، تلنگانہ بننے کے بعد پہلے کی کافی رقم باقی تھی، وہ بھی clear کرنے کے لئے سی ایم صاحب نے کافی رقم sanction کی۔ شادی مبارک اسکیم کی جو بات ہے، میں criticise نہیں کرنا چاہ رہا ہوں، ایک بات بتانا چاہ رہا ہوں۔ 2011-12 میں کانگریس کے دور میں 218 شادیاں ہوئی تھیں جس کا بجٹ صرف 37 لاکھ تھا، 2012-13 میں 510 شادیاں کی گئی تھیں جس کا بجٹ ایک کروڑ 22 لاکھ تھا۔ 2013-14 میں 533 marriages کئے گئے تھے جس کا بجٹ ایک کروڑ 33 لاکھ تھا۔ اور 2014-15 میں تلنگانہ بھی بن گیا تھا، اس وقت 176 شادیاں ہوئی تھیں، جس کے لئے 44 لاکھ sanction کئے گئے تھے۔ ان چار سالوں میں 1436 شادیاں ہوئی تھیں۔ اور ہمارے پاس ڈھائی سال کے اندر جملہ 42,699 بچیوں کی شادیاں ہوئی ہیں، یہ بہت اچھی اسکیم ہے اور میں برابر اس بات کا وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ Library کی salaries میں ضرور تھوڑی دیر ہوئی ہے مگر process چل رہا ہے، ان شاء اللہ بہت جلد clear کر دیا جائے گا۔ ہوا کیا تھا، جو اردو اکاڈمی کی Library تھی، اسے Minorities Finance Corporation میں لایا گیا۔ اس کی وجہ سے بیچ میں دو تین مہینے کی تنخواہ دے، مگر ابھی بھی ان کو چار مہینے کی due ہے، ابھی process چل رہا ہے۔ ضرور اس کو clear کر دیا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب ٹی۔ ہریش راؤ (Janab T.Harish Rao): صاحب! میرا نام لئے تھے، میں بولتا ہوں صاحب۔

10.20
ఉ.

جناب محمد محمود علی(Janab Md.Mahamood Ali): چیر مین صاحب، رضوی صاحب نے کہا کہ شادی مبارک اسکیم میں پیسے برابر نہیں دئے جارہے ہیں، جبکہ ہم بے حساب پیسے دیتے جارہے ہیں۔ 2 اکٹوبر کو اسکیم شروع ہوئی تھی، اس کے بعد اس میں 5,779 لڑکیوں کی شادی کے لئے رقم دئے تھے جو 29,67,00,000 ہوئے تھے۔ 2015-16 میں 27,453 لڑکیوں کی شادی کے لئے رقم دئے تھے جو 140 کروڑ ہے۔ اور 2016-17 میں بتارہے ہیں کہ ایک پیسہ بھی نہیں دئے۔ ابھی تک 9,453 بچیوں کی شادی کر چکے جس کے لئے 48 کروڑ روپے دے چکے ہیں۔ اس میں total ابھی تک تلنگانہ بننے کے بعد 217 کروڑ روپے دئے گئے، یہ بہت بڑی رقم ہے جملہ لڑکیوں کی شادی کے لئے۔ اس میں شک نہیں کہ 2016-17 میں جو applications آئے تھے، ہوا کیا تھا، کہ اس سے پہلے لڑکی کے نام پر پیسے دئے جاتے تھے، شادی ہونے کے بعد جھگڑا شروع ہوگیا، سسرال والے کہنے لگے کہ یہ تو بچی کے پیسے ہیں، ماں کو کیسا دیتے؟ ماں باپ قرضہ لے کر شادی کرتے، شادی کے بعد جھگڑا ہونے کی وجہ سے کئی complaints محترم سی ایم صاحب کی نظر میں آئے تو انہوں نے کہا کہ لڑکی کے بجائے ماں کے نام پر دے دیں گے۔ اور اس کے علاوہ کچھ نئے اضلاع بنے۔ جو ہمارے 31 districts بنے، اس میں کافی لوگ مصروف رہے۔ انکوائری کے بارے میں پہلے ایم آر او سے انکوائری کرواتے تھے، کچھ لوگوں نے کہا کہ ایم آر او سے کچھ گڑبڑ ہورہی ہے، تو بعد میں جس طریقہ سے پاسپورٹ کی انکوائری کی جاتی ہے، اسی طرح انکوائری کرنے کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس میں کچھ complaints آئے کہ پولیس آنے سے لوگوں میں ذرا ناراضگی اور بے چینی ہوئی تو پھر اس سے بدل کر ایم آر او سے انکوائری کی جارہی ہے۔ اس کی وجہ سے 25,120 applications آئے تھے جن میں سے 9,453 کو پیسے دے دئے گئے۔ اور جو 15,667 ہیں، اس کے بھی پیسے sanction ہوئے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک دو مہینے میں پورے لوگوں کو clear کردیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ شادی مبارک اسکیم میں پیسے نہیں دے رہے ہیں، یہ بہت اچھی اسکیم ہے، ضرور میں الطاف حیدر رضوی صاحب سے یہی کہتا ہوں کہ یہ بہت مشہور اسکیم ہے، ضرور اس پر سو فیصد عمل کیا جائے گا۔ کچھ نئے اضلاع بننے کی وجہ سے دیر ہوئی مگر ایسا نہیں ہے کہ اس سال ہم کچھ نہیں دئے۔ اس سال برابر دئے ہیں۔ تقریباً 9,453 لڑکیوں کو دے چکے ہیں۔ دوسری چیز Post Matric and Pre Matric Scholarships میں بھی ہماری طرف سے برابر رقم دی جارہی ہے۔ ہمارے جو بجٹ کی بات کی جارہی ہے، 651 کروڑ sanction ہوا، اس میں 402 کروڑ کا خرچ ہوا۔ ایسا نہیں ہے کہ 300 کروڑ ہوا، 402 کروڑ روپے خرچ کیا گیا۔ اس کے اندر کئی بڑے اسکیمس ہیں۔ اس میں 87 کروڑ بچوں کے residential schools کے لئے بھی sanction کئے۔ جملہ 401 کروڑ کا خرچہ ہوا۔ ابھی 651 کروڑ روپے release ہوئے تھے، مگر میں ہمارے شبیر بھائی اور الطاف بھائی کو یہی بات بتانا چاہتا ہوں کہ سی ایم صاحب اقامتی اسکولس کے لئے۔۔۔ آپ بتارہے ہیں کہ پچھلے سال کے تھوڑے پیسے بچے، اس کے بعد کے سال کے تھوڑے پیسے بچے مگر سی ایم صاحب 6,000 کروڑ کے قریب اقامتی اسکولس کے لئے sanction کرنے والے ہیں اس کی عمارتوں کے لئے، اور ہم تقریباً 71 minority residential schools جو شروع کئے، اس میں 40-50 اسکولس کے لئے بعض جگہ پانچ، چھ، سات ایکڑ زمین بھی الاٹ کی گئی۔ وہاں عمارت بنانے کے لئے کافی بڑی رقم sanction کی گئی۔ وہ minorities کے حساب میں آئے گی۔ بجٹ کہیں lapse نہیں ہورہا ہے۔ اخیر کے دنوں میں اگلے سال اس سے زیادہ سے زیادہ خرچ ہوگا۔ بجٹ کے علاوہ بھی زیادہ پیسے خرچ ہوئے۔ اس کے buildings بنائے جائیں گے۔ صاحب! تلنگانہ بننے سے ایک سال پہلے بجٹ بڑھا، اقلیتوں کا جملہ بجٹ جو شروع سے تھا، 2004 میں صرف 39 کروڑ کا بجٹ تھا، 2005 میں 49 کروڑ کا بجٹ تھا، خیر بڑھتے بڑھتے 2013-14 میں ضرور 1020 تک آیا۔ مگر کبھی بھی بجٹ پورا الاٹ نہیں ہوا۔ پورا خرچہ نہیں ہوا۔ اور ہمارے پاس ابھی بھی 400 کروڑ ہوئے۔ میں ہمارے دونوں MLsC کو تیقن دینا چاہتا ہوں کہ end of the year تک 80-90% بجٹ تو ضرور خرچہ کیا جائے گا۔ جو جو pending budget ہے۔۔۔ آپ دیکھئے ہماری ایک نئی ریاست ہے، بہت سی چیزیں ایک کے بعد دیگر ہوتے جارہے ہیں۔ کبھی بھی تھوڑی دیر ہوئی مگر بجٹ سے کسی کا نقصان نہیں ہوا۔ Fees reimbursement تو 2007-08 سے pending چلتا آرہا تھا۔ تلنگانہ بننے کے بعد پہلے کی کافی رقم باقی تھی۔ وہ بھی clear کرنے کے لئے سی ایم صاحب نے کافی رقم sanction کی۔ شادی مبارک اسکیم کی جو بات ہے، میں criticise نہیں کرنا چاہ رہا ہوں، ایک بات بتانا چاہ رہا ہوں۔ 2011-12 میں کانگریس کے دور میں 218 شادیاں ہوئی تھیں جس کا بجٹ صرف 37 لاکھ تھا، 2012-13 میں 510 شادیاں کی گئی تھیں جس کا بجٹ ایک کروڑ 22 لاکھ تھا۔ 2013-14 میں 533 marriages کئے گئے تھے جس کا بجٹ ایک کروڑ 33 لاکھ تھا۔ اور 2014-15 میں تلنگانہ بھی بن گیا تھا، اس وقت 176 شادیاں ہوئی تھیں، جس کے لئے 44 لاکھ sanction کئے گئے تھے۔ ان چار سالوں میں 1436 شادیاں ہوئی تھیں۔ اور ہمارے پاس ڈھائی سال کے اندر جملہ 42,699 بچیوں کی شادیاں ہوئی ہیں، یہ بہت اچھی اسکیم ہے اور میں برابر اس بات کا وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ Library کی salaries میں ضرور تھوڑی دیر ہوئی ہے مگر process چل رہا ہے، ان شاء اللہ بہت جلد clear کردیا جائے گا۔ ہوا کیا تھا، جو اردو اکاڈمی کی Library تھی، اسے Minorities Finance Corporation میں لایا گیا۔ اس کی وجہ سے بیچ میں دو تین مہینے کی تنخواہ دے، مگر ابھی بھی ان کو چار مہینے کی due ہے، ابھی process چل رہا ہے۔ ضرور اس کو clear کردیا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب ٹی۔ ہریش راؤ(Janab T.Harish Rao): صاحب! میرا نام لئے تھے، میں بولتا ہوں صاحب۔

శ్రీ టి. హరీష్‌రావు : గౌరవ సభ్యులు శ్రీ సయ్యద్ అల్తాఫ్ హైదర్ రజ్వీ గారు స్టాఫ్ గురించి అడిగారు. తెలంగాణ మైనారిటీ కార్పొరేషన్‌లో పనిచేస్తున్న మొత్తం ఉద్యోగుల సంఖ్య – 35.

صرف 35 لوگ تھے، کیوں عمل نہیں ہو رہا ہے بولے تو اس وقت Cabinet میں یہ بات لائے تھے کہ صرف 35 لوگوں سے کام نہیں بنتا۔ اسی موقع پر سی ایم صاحب نے Cabinet میں 80 پوسٹس کی sanction کئے۔

80 పోస్టులను మంజూరు చేసిన తరువాత కార్పొరేషన్ ఉద్యోగుల సంఖ్య – 115 అయింది. అందులో ఇప్పటికే 72 పోస్టులను భర్తీ చేయడం జరిగింది. మిగిలిన పోస్టులను కూడా భర్తీ చేస్తామని చెప్పాం. పది అసిస్టెంట్ మైనారిటీ వెల్ఫేర్ ఆఫీసర్ పోస్టులను పబ్లిక్ సర్వీస్ కమీషన్ ద్వారా భర్తీ చేయడానికి పబ్లిక్ సర్వీస్ కమీషన్‌కి వ్రాశాము. ఆ రిక్రూట్‌మెంట్ ప్రాసెస్ జరుగుతోంది. రిక్రూట్‌మెంట్

అయిపోతే ఇంకా ఎఫెక్టీవ్‌గా దీనిని అమలు చేయడానికి అవకాశం ఉంటుంది. మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలకి సంబంధించి కూడా 2282 పోస్టులను మంజూరు చేస్తున్నట్లుగా క్యాబినెట్‌లోనే నిర్ణయించడం జరిగింది. వాటిని కూడా పబ్లిక్ సర్వీస్ కమీషన్ ద్వారా రిక్రూట్‌మెంట్ చేయాలని నిర్ణయించడం జరిగింది. అయితే, ఈలోపే పాఠశాలల అకాడమిక్ మొదలైంది గనుక రెగ్యులర్ ఉపాధ్యాయులు వచ్చేంతవరకు అవుట్‌సోర్సింగ్ ద్వారా తీసుకుందామని, 1349మంది ఉపాధ్యాయులని అవుట్‌సోర్సింగ్ ద్వారా తీసుకోవడం జరిగింది. వారు ఇప్పటికే ఆయా పాఠశాలల్లో పనిచేస్తున్నారు.

ఎల్‌ఓపి గారు శాసనసభ వ్యవహారాల మంత్రి మాట్లాడాలని అడిగారు. 2004 నుండి 2009వరకు వారు మంత్రిగా పని చేశారు. నేను ఈ సందర్భంగా వారికి మనవి చేసేదేమంటే, వారు ఈ రాష్ట్రంలో ఐదు సంవత్సరాలు మైనారిటీ వెల్ఫేర్ మంత్రిగా ఉండి, మన తెలంగాణ రాష్ట్రంలో మైనారిటీలకు ఎంత ఖర్చు చేశారో అంతకంటే ఎక్కువగా ఈ ఒక్క సంవత్సరమే ఈ ప్రభుత్వం ఖర్చు పెడుతోంది. షాదీ ముబారక్ గురించి గౌరవ ఉప ముఖ్యమంత్రి గారు చాలా స్పష్టంగా చెప్పారు. జిల్లాల ఏర్పాటు విషయంలో గానీ, అమ్మాయి పేరుమీద కంటే తల్లిదండ్రులకు ఇవ్వాలనే విషయంలో గైడ్‌లైన్స్ మార్చే విషయంలో కొంత ఆలస్యం జరిగింది. కానీ, షాదీ ముబారక్ ప్రోగ్రాంకి బడ్జెట్ కొరత లేదని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు ఇప్పటికే చెప్పారు. అర్హులైన ప్రతి దరఖాస్తుకి షాదీ ముబారక్ క్రింద డబ్బులు చెల్లిస్తాం. ఒకవేళ బడ్జెట్ సరిపోకపోతే, ఇంకా అదనపు బడ్జెట్ అయినా ఇస్తాం తప్ప, షాదీ ముబారక్ దరఖాస్తులకు బడ్జెట్ లిమిట్ గానీ, number of applicationకి లిమిట్ గానీ లేదు. ఈమధ్యనే గౌరవ ఆర్థికశాఖ మంత్రివర్యులు షాదీ ముబారక్ యొక్క నిధులను గ్రీన్ ఛానెల్‌లో ఆర్థిక శాఖ ద్వారా విడుదల చేయడానికి ఉత్తర్వులిచ్చారు. దానివల్ల ప్రతిసారీ బడ్జెట్ రిలీజ్ కొరకు దరఖాస్తు పైకి పోకుండా

جیسا شادی مبارک اسکیم میں درخواست آئے گی ویسا green channel میں نکل جائے گی۔ نئے اضلاع کے بننے کی وجہ سے کچھ دیر ہوئی اور ان کی ماں کے نام پر دینے کیلئے تھوڑی دیر ہوئی۔ لیکن وہ بھی پورے sort out ہو گئے۔ آگے 15 دن یا ایک مہینے میں پوری کی پوری درخواستیں clear کر دی جائیں گی۔

శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్ : అధ్యక్షా, ఈ షాదీ ముబారక్ కొత్త పథకం ఏమీ కాదు. కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వంలోనే మొదలు పెట్టడం జరిగింది. మొదటగా ఈ పథకం క్రింది రూ.15,000/- ఇవ్వడం జరిగింది. తదుపరి దానిని రూ.25,000/-లకు పెంచడం జరిగింది. ఇప్పుడు ఈ ప్రభుత్వం రూ.51,000/- ఇస్తుంది. కానీ, ఉర్దూ అకాడమీ ఇప్పటివరకు విభజించబడలేదు.

اردو اکاڈمی ڈھائی سال سے کیوں bifurcate نہیں ہوا؟ اس کے بارے میں منسٹر صاحب نے کچھ نہیں کہا۔ کیوں تلنگانہ اردو اکاڈمی کو الگ نہیں بنا رہے ہیں؟

جناب محمد محمود علی (Janab Md.Mahamood Ali): صاحب! اردو اکاڈمی Tenth Schedule میں ہے۔ Process چل رہا ہے جلدی ہو جائے گا۔

శ్రీ మహమ్మద్ మహమూద్ అలీ : ఉర్దూ అకాడమీ విభజన అంశం ప్రాసెస్‌లో ఉంది, త్వరలో చేస్తాం.

వ్యవసాయ మార్కెట్ సంఘాలలో రిజర్వేషన్లు

ప్రశ్న నెం.1613(52)

సర్వశ్రీ నారదాసు లక్ష్మణ్‌రావు, సబావత్ రాములు నాయక్, డి. రాజేశ్వర రావు. ఎం.ఎల్.సి.లు:- గౌరవనీయులైన సాగునీరు, మార్కెటింగు శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) ప్రభుత్వం వ్యవసాయ మార్కెట్ కమిటీలలో ఎస్‌సి, ఎస్‌టి, బిసి మహిళలకు రిజర్వేషన్లను సమకూరుస్తున్న విషయం వాస్తవమేనా?

(ఆ) అయితే, దీనివల్ల ప్రయోజనం పొందిన మహిళల సంఖ్య ఎంత?

గౌరవనీయులైన సాగునీరు, మార్కెటింగు శాఖ మంత్రి (శ్రీ టి.హరీష్‌రావు) :- (అ) అవునండీ.

(ఆ) 60 మంది మహిళలు ప్రయోజనం పొందారు.

శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణరావు : (స్థానికసంస్థలు-కరీంనగర్) అధ్యక్షా, ప్రభుత్వ పరమైన పాలనా విభాగాలలో ఎస్సీ/ఎస్టీ, బిసి మహిళలకు రిజర్వేషన్ కల్పించాలనే ఉద్దేశంతో గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు దేశంలోనే ఏ రాష్ట్రంలో లేని విధంగా వారికి రిజర్వేషన్ కల్పించాలని నిర్ణయించడం జరిగింది. ఎస్సీ/ఎస్టీ, బిసి మహిళలకు రిజర్వేషన్ కల్పించిన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి, అందుకోసం కృషి చేసిన మార్కెటింగ్ శాఖా మాత్యులకి ఈ సందర్భంగా నా హృదయపూర్వక ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

మొదటి ప్రశ్నకు అవునండీ అని, రెండవ ప్రశ్నకు 60మంది మహిళలు ప్రయోజనం పొందారని సమాధానం చెప్పడం జరిగింది. అలాగే రిజర్వేషన్స్ కులాల ప్రాతిపదికన అమలు చేశారా? అమలు చేసినట్లయితే ఏ, ఏ కులాలకి ఎంతెంత రిజర్వేషన్ ఇవ్వడం జరిగింది. వాటి వివరాలు కూడా తెలపాలని కోరుతున్నాను.

గిరిజన ప్రాంతాలలో పీసా చట్టం ప్రకారం అక్కడ ఉన్నటువంటి మార్కెట్ కమిటీలలోని పోస్టులను గిరిజనులకే అప్పజెప్పాలని, వారినే నియమించాలని ఉన్నది. అందుకని, ఈ పీసా చట్టాన్ని గిరిజనుల ప్రాంతాలలో అమలు చేస్తున్నారా? లేదా. ఒకవేళ అమలు

చేసినట్లయితే ఎంతమంది గిరిజనులను సదరు మార్కెట్ కమిటీలలో నియమించడం జరిగింది? ఈ రెండు ప్రశ్నలకు సమాధానమివ్వాలని మీద్వారా మంత్రివర్యులను కోరుతున్నాను.

శ్రీ సబావత్ రాములు నాయక్ : (నామినేటెడ్) అధ్యక్షా, మార్కెట్ కమిటీలలో 10మంది ఎస్సీలకు కమిటీ ఛైర్మన్‌లుగా చోటు కల్పించడం జరిగింది. గౌరవ సభ్యులు శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణరావు గారు అన్నట్లుగా పీసా చట్టం ప్రకారం గిరిజనులను మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌లుగా నియమించడం జరిగిందా? లేదా. పీసా చట్టం క్రింద ఏ, ఏ ప్రాంతాలు వస్తాయో తెలియజేయాలని మీద్వారా మంత్రివర్యులను కోరుతున్నాను. అలాగే రైతు బజార్లలో షాపులన్నీ సమాఖ్య రాష్ట్రానికి సంబంధించిన వారివే ఉన్నాయి. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత కూడా ఇంకా వారి దుకాణాలే అక్కడా నడుస్తూ ఉంటే ఎలా అధ్యక్షా, జై తెలంగాణ అన్నటువంటి నిరుద్యోగ పిల్లలంతా ఎక్కడికి పోవాలి? రైతు బజార్లలో నడిచే దుకాణాల్లో కూడా రిజర్వేషన్ విధానాన్ని అమలుపరచాలి. నారాయణ ఖేడ్ రైతు బజారు పనులు నత్తనడకన నడుస్తున్నాయి. కాబట్టి, దుకాణాల్లో రిజర్వేషన్ విధానాన్ని పాటించాలని మరియు నారయణఖేడ్ రైతు బజారు పనులను వేగవంతం చేయాలని మీద్వారా మంత్రివర్యులను కోరుతున్నాను.

శ్రీ డి.రాజేశ్వర రావు : (నామినేటెడ్) అధ్యక్షా, మార్కెట్ కమిటీల్లో రిజర్వేషన్ కల్పించినందుకు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి మరియు గౌరవ మార్కెటింగ్ శాఖా మాత్యులకి ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

గౌరవ సభ్యులు శ్రీ సబావత్ రాములు నాయక్ గారు తెలిపినట్లుగా మార్కెట్ యార్డులలో ఉండే దుకాణాల్లో కూడా రిజర్వేషన్ కల్పించాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీ టి. హరీష్‌రావు : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులందరూ మార్కెట్ కమిటీలో రిజర్వేషన్‌ల గురించి అడిగారు. మన రాష్ట్రంలో మొత్తం 180 మార్కెట్ యార్డులున్నాయి. అందులో ఎస్సీలకు-6శాతం అంటే 25 మార్కెట్ యార్డులు. ఎస్టీలకు-15శాతం అంటే 10 మార్కెట్ యార్డులు మరియు బిసిలకు-29శాతం అంటే 50 మార్కెట్ యార్డులు మరియు ఇతరులకి 84 మార్కెట్ యార్డులు ఇవ్వడం జరిగింది. గారవ సభ్యులు శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణరావు మరియు సబావత్ రాములు నాయక్ గారు గిరిజన ప్రాంతాలలో పీసా చట్టాన్ని ఎలా అమలు చేస్తున్నారని అడిగారు. ఆ గిరిజన ప్రాంతాలలో పీసా చట్టం అమలులో ఉంటుంది గనుక, అక్కడ ఇతరులకి మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌లుగా ఇచ్చే అవకాశం ఉండదు. అక్కడ ఉండే పోస్టులన్నీ కూడా 100 శాతం గిరిజనులకే ఇవ్వడం జరుగుతుంది. అలాంటి మార్కెట్ యార్డులు మన రాష్ట్రంలో 11 ఉన్నాయి.

ఆదిలాబాద్ జిల్లాలో ఇచ్చోడ, ఇంద్రవెల్లి, జైనూరు. వరంగల్ జిల్లాలో ములుగు. ఖమ్మం జిల్లాలో బూర్గుంపాడు, కమ్మేపేట, ఇల్లందు, భద్రాచలం, కొత్తగూడెం, నాగూరుచెర్ల మరియు ఏనుకూరు. ఈ పదకొండు మార్కెట్ కమిటీల్లో పీసా యాక్టు క్రింద అన్ని పదవులను కూడా గిరిజనులకే ఇవ్వడం జరుగుతుందని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

అదేవిధంగా 140 మందిని మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌లుగా నామినేట్ చేయడం జరిగింది. అందులో ఎస్టీలకు-5, ఎస్సీలకు-22, బిసిలకు-40, ఇతరులకి-66 మరియు పీసా చట్టం క్రింద-7కి ఇవ్వడం జరిగింది. గౌరవ సభ్యులు శ్రీ మహమ్మద్ అలీ షబ్బీర్ గారు మరియు గౌరవ సభ్యులు శ్రీ సయ్యద్ అల్తాఫ్ హైదర్ రజ్వీ గారు సభలో లేరు, సభలో ఉంటే బాగుండేది. వాస్తవానికి ముస్లిం మహిళకి ఈరోజు మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌గా ఇవ్వడం జరిగింది. ఇంతకుముందు హైదరాబాద్ చరిత్రలో ఒక్క ముస్లిం మహిళా కూడా మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్ కాలేదు. ఈరోజు ఒక ముస్లిం మహిళా మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్ అయ్యారంటే ఆ ఘనత గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ చంద్రశేఖర్ రావు గారిదే. భారతదేశంలోనే మార్కెట్ కమిటీలో రిజర్వేషన్ తెచ్చిన తొలి రాష్ట్రం తెలంగాణ రాష్ట్రం, తొలి ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కె.చంద్రశేఖర్ రావు గారు. బోధన్‌లో కూడా ముస్లిం మహిళకి మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌గా ఇచ్చాం. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి నియోజకవర్గంలోని ఒంటిమామిడి మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌గా శ్రీ జహంగీర్ గారు మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్ అయ్యారు. అదేవిధంగా గౌరవ మంత్రివర్యులు శ్రీ ఎం.ఇంద్రకరణ్ రెడ్డి గారి నియోజకవర్గంలోని సారంగాపూర్‌లో శ్రీ రాజ్ మహమ్మద్ అనే ముస్లింని మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌గా చేసుకోవడం జరిగింది.

ఈరోజు ఈ రిజర్వేషన్ రావడం వల్ల మలక్‌పేట్‌లో గానీ, బోధన్‌లోగానీ ముస్లిం మహిళలు మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్లుగా నియమించబడ్డారు అంటే, ఈ ప్రభుత్వం మైనారిటీల పట్ల ఎంత బాగా పనిచేస్తుందో ఎల్ఓపి గారు ఉంటే గుర్తించేవారు. ఈమధ్యనే నేను ఖమ్మం మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్ ప్రమాణ స్వీకారానికి వెళ్లాను. అక్కడ బిసీ కులానికి చెందిన కృష్ణా అనే అతను మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌గా ఎన్నుకోబడ్డారు. ఆ సమావేశంలో వారు మాట్లాడుతూ, ఇంతకుమందెన్నడూ ఖమ్మం మార్కెట్ కమిటీ చరిత్రలో ఒక్క బిసి వ్యక్తి ఇంతవరకు మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్‌గా కాలేదని, బిసి కులానికి చెందిన ఛైర్మన్‌నేనే మొదటి వ్యక్తి అని చెప్పారు. ఎందుకంటే, 1966లో మార్కెట్ కమిటీ చట్టం వచ్చినప్పటి నుండి ఈరోజు వరకు ఖమ్మంలో ఒక బిసి వ్యక్తి మార్కెట్ కమిటీ ఛైర్మన్ కాలేదు, మొన్న అయిందంటే

అది కేవలం గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు తీసుకున్న నిర్ణయం వల్లనే అని చెప్పి మేము ఆ సందర్భంగా అనుకోవడం జరిగింది.

ఇట్లా అనేకచోట్ల ఎస్సీ/ఎస్టీ మహిళలకు ఈ మార్కెట్ కమిటీల్లో రిజర్వేషన్ తేవడం ద్వారా రాజకీయంగా రైతులకు న్యాయం చేసే విషయంలో ఒకగొప్ప చారిత్రక నిర్ణయం తీసుకొని దేశానికే ఆదర్శంగా నిలిచింది మన తెలంగాణ రాష్ట్రమని చెప్పి మనవి చేస్తున్నాను.

గౌరవ సభ్యులు శ్రీ సబావత్ రాములు నాయక్ గారు నారాయణఖేడ్ రైతు బజారు పనులు నెమ్మదిగా అవుతున్నాయి, తొందరగా చేయాలని అన్నారు. ఇప్పటికే కోటి రూపాయలు నారాయణఖేడ్ రైతు బజారుకి మంజూరు చేశాం. ఈరోజు సభ ముగిసిన వెంటనే ఈరోజే ఇంజనీర్లను పిలిచి వారితో మాట్లాడి వేగవంతంగా నారాయణఖేడ్ రైతు బజారు పనులు పూర్తి చేయడానికి చర్యలు తీసుకుంటామని మీద్వారా గౌరవ సభ్యులకి తెలియజేస్తున్నాను.

అలాగే గౌరవ సభ్యులు శ్రీ సబావత్ రాములు నాయక్, శ్రీ ఫారుక్ హుస్సేన్ మరియు శ్రీ డి. రాజేశ్వర రావు గారు మాట్లాడుతూ, రైతు బజార్లలో ఉండే దుకాణాల్లో కూడా ఎస్సీ/ఎస్టీలకు మరియు మైనారిటీలకు రిజర్వేషన్ కల్పిస్తే మావాళ్లకు న్యాయం జరుగుతుందని అన్నారు. మంచి సూచన చేశారు వారు. నేను డిపార్టుమెంట్ వారితో తప్పకుండా చెర్చించి సరియైన నిర్ణయం తీసుకుంటాం.

రాష్ట్రంలో కోళ్ల పరిశ్రమ అభివృద్ధి

ప్రశ్న నెం.1684(53)

సర్వశ్రీ డా. మాదిరెడ్డి శ్రీనివాస్ రెడ్డి, కర్నె ప్రభాకర్. ఎం.ఎల్.సి.లు:- గౌరవనీయులైన పశుసంవర్థక, పాడి పరిశ్రమాభి వృద్ధి, మత్స్య పరిశ్రమల శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) రాష్ట్రంలో కోళ్ల పరిశ్రమ అభివృద్ధికి ప్రభుత్వం కట్టుబడి ఉందన్న విషయం వాస్తవమేనా ?

(ఆ) అయితే, ఇందుకు సంబంధించి తీసుకుంటున్న చర్యలేమిటి ?

(ఇ) కోళ్ల పరిశ్రమని కూడా వ్యవసాయ రంగం క్రిందకి తీసుకురావాలనే ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉన్నదా?

(ఈ) అయితే, ఆ వివరాలేమిటి?

గౌ. పశుసంవర్థక, పాడి పరిశ్రమాభివృద్ధి, మత్స్య పరిశ్రమల శాఖ మంత్రి (శ్రీ తలసాని శ్రీనివాస్ యాదవ్):- అ) అవునండీ.

(ఆ) తెలంగాణ రాష్ట్రంలో కోళ్లపరిశ్రమను అభివృద్ధి పరచడానికి ప్రభుత్వం తీసుకున్న చర్యలను సభాసమక్షంలో ఉంచడమయింది.

(ఇ) ప్రస్తుతానికి ఎటువంటి ప్రతిపాదన లేదు.

(ఈ) ఈ ప్రశ్న ఉత్పన్నం కాదు.

వివరణ:

శాసనపరిషత్తు ప్రశ్న నెం.1684(బి) ఖండానికి సమాధానం

(1) 01-12-2014 తేదీ నుండి కోళ్ల పరిశ్రమ రంగం మొత్తానికి ఒక్కో యూనిట్‌కి రూ.2/-ల విద్యుత్ సబ్సిడీని పొడిగించడమయింది.

(2) కోళ్ల పరిశ్రమకి మొక్కజొన్న అతి ముఖ్యమైన ఆహార సరుకు. ఇది కోళ్లపరిశ్రమ రేషన్‌లో 60 నుండి 65 శాతం ఉంటుంది. ప్రభుత్వం అవసరమైనపుడు డిస్కౌంట్ ధరలలో మొక్కజొన్న గింజలను సమకూరుస్తున్నది.

(3) అంగన్‌వాడీ కేంద్రాలు మధ్యాహ్న భోజన పథకాల ద్వారా గ్రుడ్డు వినియోగాన్ని పెంచడమయింది. అంగన్‌వాడీ కేంద్రాలకు నెలకు సుమారు 20.00లక్షల గ్రుడ్లను సరఫరా చేయడమవుతున్నది. మధ్యాహ్న భోజన పథకం ద్వారా నెలకు 4-5 లక్షల గ్రుడ్లను ఇవ్వడమవుతున్నది.

(4) ప్రభుత్వం ఈ క్రింది ప్రోత్సాహకాలను కొనసాగిస్తుంది.

- కోళ్లపరిశ్రమల షెడ్లు, ఇతర అనుబంధితాలకు గృహనిర్మాణ పన్నుల మినహాయింపు.
- వ్యవసాయ భూమిని వ్యవసాయేతర ఉద్దేశానికై (కోళ్ల పరిశ్రమ) బదిలీ చేయడం కోసం పన్ను మినహాయింపు.
- మార్కెట్ సెస్సు విధింపు నుండి అన్ని పౌల్ట్రీ గ్రుడ్లు, కోళ్లను మినహాయించడం.
- ఒకరోజు వయస్సు గల కోడిపిల్లలు, ఎంపిక చేసిన పక్షులు, కమర్షియల్ లేయర్లు, బాయిలర్లు మున్నగువంటి అన్ని పౌల్ట్రీ కోళ్ల విక్రయంపై పన్ను మినహాయింపు.

10.40 ఉ.

డా. ఎం. శ్రీనివాస్‌రెడ్డి: (నామినేటెడ్) అధ్యక్షా, నాకు ఈ అవకాశాన్ని ఇచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు. కోళ్ల పరిశ్రమ గురించి కొన్ని ముఖ్యమైన విషయాలు చెప్పదలచుకున్నాను. ప్రపంచంలో ఎక్కువగా దొరికే most balanced food గుడ్డు. అందుకనే మనం స్కూలు పిల్లలకు గానీ, వృద్ధులకు గానీ ఇవ్వడం జరుగుతోంది. It is the only food item which cannot be adulterated. ఎట్టి పరిస్థితుల్లో కల్తీ లేకుండా ఇచ్చేది ఇది

ఒక్కటే. ఎగ్ అనేది వెజిటేరియన్ ఫుడ్. అందుకనే చాలా మంది దీనిని తింటున్నారు. కోళ్ల పరిశ్రమ ద్వారా దాదాపు 5 లక్షల మందికి ప్రత్యక్షంగాను, పరోక్షంగాను ఉపాధి కల్పిస్తుంది కాబట్టి దీనికి కొన్ని రాయితీలను ఇవ్వాలనే ఉద్దేశ్యంతో అడుగుతున్నాను.

ఒకటి – ఎలక్ట్రిసిటీకి సంబంధించి పర్ యూనిట్‌కు ఆరు నుంచి నాలుగు వరకు ఒక 33 శాతం తగ్గించి కోళ్ల పరిశ్రమకు సహాయం చేసినందుకు చాలా సంతోషం.

రెండు – కోళ్లపరిశ్రమ కొరకు ఏ పరికరాలు కొన్నా 14.5 శాతం పన్నులు వేస్తున్నారు. దానిని సాధ్యమైనంత వరకు 5 శాతానికి తగ్గించినట్లయితే బాగుంటుంది.

మూడు – ఊళ్లల్లో ఉన్నటువంటి కొంత మంది కోళ్ల ఫార్మ్ వల్ల మాకు కాలుష్యం వస్తుందని, ఈగలు వస్తున్నాయని, వాసన వస్తుందని బెదిరించి మూసివేసే ప్రయత్నం చేస్తున్నారు. ఈ కోళ్ల పరిశ్రమ కాలుష్యం వెలువడే పరిశ్రమ కాదని ప్రభుత్వం నిర్ణయం తీసుకుంటే సంతోషం.

నాలుగు – కోళ్లపరిశ్రమలకు కావలసిన రుణాలు రూ.2 కోట్లకు మించితే అది పరిశ్రమలకు ఇచ్చిన రుణాలుగా భావించి పన్నులు ఎక్కువగా వేస్తున్నారు. కాబట్టి వీటి కొరకు ఇచ్చే రుణాలను వ్యవసాయ అనుబంధ రుణాలుగా చూసి తక్కువగా పన్నులు వేస్తే బాగుంటుంది.

ఐదు – కోళ్ల పరిశ్రమలో వినియోగించే ingredients మొక్కజొన్న, సోయా. అయితే ఈ మొక్కజొన్నను అంతకుముందు ఎక్స్‌పోర్ట్ చేసేది, ఇప్పుడు చేయడం లేదు. ఇవ్వాళ కేంద్ర ప్రభుత్వంతో మాట్లాడి సాధ్యమైనంత వరకు మొక్కజొన్న, సోయాను ఇంపోర్ట్ చేసుకొని, ఆ పరిశ్రమలను నడిపే యజమానులకు ఇచ్చినట్లయితే బాగుంటుంది. ఎందుకంటే 75% of the cost of poultry production goes only to feed. 75 శాతం వరకు ఇదే పోతుంది కాబట్టి అందులో ఏ కొద్దిగా మిగిలించినా అది కోళ్ల పరిశ్రమకు లాభం ఉంటుంది. అలాగే మిగతా live stock లాగా poultry insurance సదుపాయం కల్పించినట్లయితే బాగుంటుంది.

శ్రీ తలసాని శ్రీనివాస యాదవ్ ః అధ్యక్షా, తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత మన ముఖ్యమంత్రిగారు బడుగు బలహీన వర్గాలు, వెనుకబడిన తరగతులకు animal husbandry & fisheries ఎలా అయితే ఎంకరేజ్ చేస్తున్నారో కోళ్లపరిశ్రమను కూడా పెద్ద ఎత్తున్న ప్రమోట్ చేయాలనే ఉద్దేశ్యంతో చాలా కార్యక్రమాలు తీసుకోవడం జరిగింది. మన రాష్ట్రంలో కోళ్లపరిశ్రమ అనేది భారతదేశంలో మూడవ స్థానంలో ఉన్నది. ఈ పరిశ్రమను ప్రోత్సహించాలనే సంకల్పంతో కమర్షియల్ ట్యాక్స్, విద్యుత్ మీద రెండు శాతం రాయితీ ఇచ్చి ముందుకు తీసుకువెళ్లే ఉద్దేశ్యంతో మన ప్రభుత్వం కార్యక్రమాలు తీసుకున్నప్పటికి ఈ మధ్య కాలంలో పెద్ద నోట్ల రద్దు వల్ల కొంత ఇబ్బంది జరిగిన మాట వాస్తవం. తప్పకుండా ఈ పరిశ్రమను ఆదుకోవాలని కొత్తగా కొన్ని ప్రణాళికలను తయారు చేయాలనే ఆలోచన ప్రభుత్వానికి ఉన్నది. రాబోయే కాలంలో కోళ్ల పరిశ్రమను ఏ విధంగా ప్రమోట్ చేయలనే ఉద్దేశ్యంతో ఇప్పటికే స్కూలు పిల్లలకు మధ్యాహ్న భోజనం, అంగన్ వాడీ కేంద్రాలకు, యూనివర్శిటీలకు ప్రభుత్వం ఇచ్చే దాంట్లో తప్పనిసరిగా గుడ్డును ఇవ్వడం జరుగుతుంది. ఇంతకుముందు గుడ్ల సంఖ్య చాలా తక్కువగా ఉండేది.

అదేవిధంగా కోళ్ల పరిశ్రమకు సంబంధించి వాళ్లు తీసుకునే మెటీరియల్ విషయంలో 4.5 శాతం ఉంటే ఇప్పటికే exemption ఇచ్చి, 5 శాతం పెంచడం జరిగింది. కోళ్లపరిశ్రమ ఉన్న చుట్టుప్రక్కల ఇండ్ల వారు వారికి ఉన్న విభేదాలతో దానివల్ల కాలుష్యం వస్తుందని, వాసన వస్తుందని మున్సిపాలిటీలకు చేప్పేటటువంటి ఆరోపణలు మన రాష్ట్రంలో ఇప్పటి వరకు రాలేదు. తప్పకుండా అటువంటి ఫిర్యాదులు వస్తే వాటిని pursue చేసి వారితో మాట్లాడటం జరుగుతుంది. ప్రజలకు ఇబ్బంది కలిగే విధంగా ఆ విధంగా చేయమని ఈ సందర్భంగా తెలియజేస్తున్నాను.

అలాగే కోళ్ల పరిశ్రమల్లో వాటికి దాణా క్రింద వేసే మొక్కజొన్న, సోయా విషయంలో 75 శాతం సబ్సిడీ ఇవ్వడం జరుగుతుంది. గతంలో ఎప్పుడూ ఇటువంటి కార్యక్రమాలు జరగలేదు. ఇప్పటికే ఆర్థిక శాఖ మంత్రిగారు కేంద్రప్రభుత్వానికి దీనికి సంబంధించి ప్రతిపాదన పంపించడం జరిగిందని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

వ్యవసాయ మార్కెట్ యార్డులు మొదలగు వాటిలో నగదు రహిత లావాదేవీలు

ప్రశ్న నెం.1590 (54)

డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి, ఎం.ఎల్.సి.:– గౌరవనీయులైన సాగునీరు, మార్కెటింగ్ శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) రాష్ట్రంలోని అన్ని వ్యవసాయ మార్కెట్ యార్డులు, రైతు బజార్లలో నగదు రహిత లావాదేవీలను ప్రోత్సహించాలని ప్రభుత్వం నిర్ణయించిందా?

(ఆ) అయితే, రైతులు, వినియోగదారులకు నిర్వహిస్తున్న అవగాహన కార్యక్రమాలు, సమకూర్చిన సదుపాయాల వివరాలు ఏమిటి?

(ఇ) మార్కెటింగ్ శాఖలో నగదు రహిత లావాదేవీల అమలులో ఎదుర్కొన్న సమస్యల వివరాలు ఏమిటి; ఆ సమస్యల పరిష్కారానికి తీసుకున్న చర్యలేమిటి?

గౌరవనీయులైన సాగునీరు, మార్కెటింగ్ శాఖ మంత్రి (శ్రీ టి. హరీష్‌రావు):- (అ) అవునండీ.

(ఆ) ప్రస్తుత నగదు సమస్యను నివారించడానికి రైతులు, వినియోగదాయలకు వీలు కల్పించేందుకు రైతుబజార్లలో ఐడిఎఫ్‌సి బ్యాంకు సహాయంతో మైక్రో ఎటిఎం సర్వీసును ప్రవేశపెట్టే చర్యను వ్యవసాయ మార్కెటింగ్ శాఖ చేపట్టింది.

ప్రారంభానికి ముందు ట్రయల్ రన్ చేపట్టి నగదు రహిత లావాదేవీలను ప్రోత్సహించడానికి, పౌర సమాచార వ్యవస్థ ద్వారా, హోర్డింగ్‌లు మున్నగువంటి వాటిని ప్రదర్శించడం ద్వారా అవగాహన కల్పించడానికి రైతుబజార్లలో అవగాహన కార్యక్రమాలను నిర్వహించడమవుతున్నది.

రైతులకు అమ్మకపు రాబడులు, హమాలీలకు వేతనాల ఆన్‌లైన్ బదిలీని సులభతరం చేయడానికి ఖాతాలు లేని రైతులు, హమాలీలకు డెబిట్ కార్డులతో పాటు బ్యాంకు ఖాతాలను తెరవడానికి మార్కెట్ యార్డులలో బ్యాంకుల అదనపు సర్వీసు కేంద్రాలను ప్రారంభించడమయింది.

(ఇ) లేదండీ.

డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి: (పట్టభద్రుల నియోజకవర్గం-వరంగల్, ఖమ్మం మరియు నల్గొండ) అధ్యక్షా, మార్కెట్ యార్డులో గాని, రైతు బజారులో గాని మైక్రో ఎటియమ్‌ల ద్వారా నగదు వ్యవస్థను ఏర్పాటు చేయడానికి హైదరాబాద్‌కే పరిమితమైందని భావిస్తున్నాం. ముఖ్యంగా జిల్లాలో ఉన్న పెద్ద మార్కెట్లలో గాని, రైతు బజార్లలో గాని ఇప్పటి వరకు ఈ బ్యాంకు సేవలు విస్తరించలేదు. నిన్న ఖమ్మం జిల్లాలోని మార్కెట్‌కి వెళ్లినప్పుడు నగదు రహిత లావాదేవీల వల్ల రైతులు అనేక సమస్యలు ఎదుర్కొంటున్నట్లు గమనించడం జరిగింది. ఒకటి – రైతులకు చెక్కుల ద్వారా డబ్బులు చెల్లిస్తే ఆ చెక్కులు రిలీజ్ కావడానికి కనీసం 15 నుండి 30 రోజుల వరకు పడుతుంది. రెండు – ఆ మార్కెట్‌లో ట్రాన్జాక్షన్ అనేది చాలా పెద్ద సమస్యగా తయారయినది. అక్కడ ఉన్నటువంటి దడవాయిలు గానీ, హమాలీలు గానీ డబ్బులు పొందాలంటే వారు ఆందోళన బాట పట్టే పరిస్థితి ఉన్నది. అందువల్ల కొన్ని రోజులు మొబైల్ ఎటియమ్‌లు తీసుకెళ్లారు.

పెద్ద పెద్ద మార్కెట్లలో చిన్న బ్యాంకులు ఏర్పాటు చేయడం గాని, ఎటియమ్‌లు పెట్టడం గాని లేకపోతే మైక్రో ఎటియమ్‌లు గాని, కనీసం మొబైల్ ఎటియమ్‌లుగాని ఏర్పాటు చేసినట్లయితే వారికి ఎటువంటి సమస్యలు రాకుండా ఉంటాయి. కూరగాయల మార్కెట్లలో ఇటువంటి సదుపాయాలు ఇంకా చేరలేదు. అక్కడ ఉన్నటువంటి రైతులతోపాటు ప్రజలు కూడా ఇబ్బందులు పడుతున్నారు. తొందరగా వాటిని విస్తరించే విధంగా ప్రభుత్వం ఏమైనా చర్యలు తీసుకుంటుందా?

మన ప్రభుత్వం E-NAM సేవల క్రింద ప్రవేశపెట్టి మొత్తం మార్కెట్‌లోకి రావాలని ప్రయత్నం చేస్తున్నాం. కానీ కొన్ని సర్వర్‌లు విఫలం కావడం వల్ల రావడం లేదు. కొన్ని చోట్ల ట్రేడర్లు మార్కెటింగ్ శాఖ అధికారులతో కుమ్మక్కై జీరో వ్యాపారం చేస్తున్నారని దానిద్వారా రైతులకు, ప్రభుత్వానికి నష్టం జరుగుతుందన్న విషయం తమరి దృష్టికి వచ్చిందా, ఒక వేళ వస్తే దానిమీద చర్యలు తీసుకోవచ్చా? E-NAM సేవలో భాగంగా ఇక్కడ ట్రేడర్లందరూ ఒక రింగ్ అయ్యే అవకాశముందని అంటున్నారు. అది వాస్తవమేనా?

అదేవిధంగా స్వచ్ఛ భారత్ క్రింద మార్కెట్లన్నింటిని కూడా చాలా శుభ్రంగా ఉంచాలని అనుకున్నాం. ఈ పని ఒక్క రోజులో పూర్తయ్యే కార్యక్రమం కాదు. ఇప్పటికీ అనేక మార్కెట్లలో అపరిశుభ్రతతోపాటు పందులు, కుక్కలు స్వైర విహారం చేస్తున్నాయి. దానికి ప్రణాళిక బద్ధంగా మార్కెటింగ్ శాఖ నుండి ప్రభుత్వం ఏమైన ఆదేశాలు ఇవ్వడం జరిగిందా? ఇప్పటికీ నేరుగా రైతుల దగ్గరకు వెళ్లి పత్తి, ధాన్యం మొదలైనవి కొనుక్కోవడం జరుగుతోంది. ఒక విధంగా తూకంతో కొలిచినప్పుడు గాని, ధరలో విషయంలో గాని రెండు రకాలుగా నష్టం జరుగుతోంది. దానిని అరికట్టే విధంగా ప్రభుత్వం ఏమైనా చర్యలు తీసుకుంటుందా? అని తమరి ద్వారా గౌరవ మంత్రిగారిని అడుగుతున్నాను.

శ్రీ టి. హరీష్‌రావు: అధ్యక్షా, గౌరవనీయులు డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి గారు చాలా ప్రశ్నలు వేయడం జరిగింది. ముఖ్యంగా రాష్ట్రంలో రెగ్యులేటెడ్ మార్కెట్ యార్డులందు, రైతు బజారులతోపాటు దీనిని అమలు చేస్తున్నారా అని అడిగారు. ఇప్పటికే మెయిన్ మార్కెట్లలో చాలా చోట్ల చేస్తూ ఉన్నాం. ఎందుకంటే ఇంతకుముందు మార్కెట్ యార్డుల్లో 90 శాతం వరకు క్యాష్ బిజినెస్ జరిగేది. అనుకోకుండా పెద్ద నోట్ల రద్దు వల్ల క్యాష్‌లెస్ బిజినెస్ చేయవలసి వస్తోంది. రైతులు మార్కెట్ యార్డులోకి రాగానే అక్కడ ఉన్నటువంటి కమీషన్ ఏజెంట్లు గాని, వ్యాపారస్తులు గాని డబ్బులు ఇచ్చే వారు. ఇప్పుడు డబ్బులు వ్యాపారస్తుల దగ్గర లేదు కాబట్టి రైతులకు ఇవ్వగలిగే అవకాశం కూడా

లేదు. తప్పనిసరి పరిస్థితుల్లో కొన్ని రోజులు మార్కెట్ యార్డుల్లో ట్రాన్జాక్షన్స్ మందగించాయి.

ప్రభుత్వం ఈ విషయాన్ని గమనించి యాసంగి పంటకు, రెండవ పంటకు రైతులకు ఎటువంటి ఇబ్బంది కావొద్దని మార్కెటింగ్ శాఖతో, బ్యాంకు సంబంధిత అధికారులతో మాట్లాడి, జిల్లా కలెక్టర్లందరిని ఆదేశించి అక్కడ ఒక మైక్రో ఎటియమ్‌తోపాటు ఒక బ్యాంకర్‌ను కూడా ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. ఏరోజుకు ఆరోజే ట్రాన్జాక్షన్ చేసే విధంగా ఆర్‌టిజియస్ ద్వారా చెక్ పేమెంట్స్ ఇచ్చే విధంగా రైతుల యొక్క ధాన్యానికి డబ్బులు చెల్లించే కార్యక్రమాన్ని ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది.

ఇప్పటి వరకు మన తెలంగాణ రాష్ట్రంలో రూ.9.20 కోట్లు క్యాష్‌లెస్ ట్రాన్స్‌ఫర్స్ ద్వారా రెగ్యులేటెడ్ మార్కెట్ యార్డుల్లో రైతులు అమ్మినటువంటి ధాన్యానికి చెల్లించడం జరిగింది. వారు ఖమ్మం మార్కెట్ యార్డు గురించి ప్రత్యేకంగా చెప్పారు. ప్రభుత్వం ఖమ్మంలో మొబైల్ ఎటియమ్ ఏర్పాటు చేసిన తర్వాత అక్కడి జిల్లా కలెక్టర్ గారు చర్చి కాంపౌండ్‌లో ఉన్న బ్యాంకులో పెన్షన్ల చెల్లింపుల కోసం ఈ ఎటియమ్‌ను వాడుకున్నారని తెలిసింది. ప్రభుత్వం మళ్లీ బ్యాంకర్స్‌తో మాట్లాడి మైక్రో ఎటియమ్‌ను ఏర్పాటు చేయాలని ఆదేశించడం జరిగింది. వచ్చే నాలుగు, ఐదు రోజులలో ఖమ్మం జిల్లాలోని మార్కెట్ యార్డులో మైక్రో ఎటియమ్‌ను ఏర్పాటు చేస్తామని ఈ సందర్భంగా తెలియజేస్తున్నాను.

అదేవిధంగా రైతు బజార్లలో ఎప్పటి వరకు ఈ సేవలను అందిస్తారని వారన్నారు. రాష్ట్రంలో ఉన్న తొమ్మిది రైతు బజార్లలో ఈ కార్యక్రమాన్ని మొదలు పెట్టాం. ప్రయోగాత్మకంగా కూకట్‌పల్లి రైతు బజారులో ఏర్పాటు చేయడం వలన అటు వినియోగదారులు, ఇటు రైతులు హర్షం వ్యక్తం చేశారు. డీమానిటేజైషన్ వచ్చిన తరువాత రైతు బజార్లలో సగానికి సగం తగ్గిపోయిన అమ్మకాలు, మళ్లీ పెరిగి మాకు లాభం జరిగిందని ఫీడ్ బ్యాక్ వచ్చిన తరువాత రాష్ట్రంలోని ఎర్రగడ్డ, కూకట్‌పల్లి, మెహిదీపట్నం, సరూర్‌నగర్, వనస్థలిపురం, ఫలక్‌నామ, అల్వాల్, సిద్ధిపేట్, కరీంనగర్‌లల్లో ఉన్న తొమ్మిది రైతు బజార్లలో ఈ కార్యక్రమాన్ని మొదలు పెట్టడం జరిగింది. వచ్చే శుక్రవారం రోజు మిర్యాలగూడలో, ఆదివారం రోజు ఖమ్మం రైతు బజార్లలో మొదలు పెడుతున్నాం. రాబోయే రోజుల్లో మిగతా 27 రైతు బజార్లలో ఈ నగదు రహిత లావాదేవీలను ప్రారంభం చేయడం జరుగుతున్నది.

2016 నవంబర్ 9వ తేదీ నుండి ఇప్పటి వరకు రైతు బజార్లలో రూ.24.37 లక్షల నగదు రహిత లావాదేవీలను 19,783 మంది రైతులు, 30,889 వినియోగదారులు ఉపయోగించుకోవడం జరిగింది. అలాగే డైరెక్ట్ పర్చేజెస్ గురించి వారు చెప్పడం జరిగింది. ప్రభుత్వం త్వరలోనే మార్కెట్ యార్డుల్లో కొత్త చట్టాన్ని తీసుకు రాబోతుంది. ఈ సెషన్‌లోనే తేవడానికి ప్రయత్నం చేస్తూ ఉన్నాం. ఆ చట్టం ప్రకారం డైరెక్ట్‌పర్చేజెస్‌లో కూడా వెసులుబాటు కల్పిస్తున్నాం. దీనిద్వారా మార్కెట్ బయట జరిగే లావాదేవీలను చట్ట పరిధిలోకి తీసుకొచ్చే విధంగా ప్రభుత్వం ప్రయత్నం చేస్తోంది. దానికి సంబంధించి నల్సార్ యూనివర్శిటి వారిని ఆ చట్టాన్ని పకడ్బందీగా రూపొందించాలని కోరడం జరిగింది. ఆ చట్టాన్ని రూపొందించే కార్యక్రమంలో నల్సార్ యూనివర్శిటీ ఉంది. అది రాగానే ప్రభుత్వం చట్టాన్ని తీసుకురావడం జరుగుతుంది.

అలాగే E-NAM సేవల గురించి కూడా వారు అడగడం జరిగింది. అసలు ఏమైందంటే, కేంద్రప్రభుత్వానికి ఒకసారి ఇంత లోడు ఏర్పడుతుందని వారు ఎక్స్‌పెక్ట్ చేయకపోవడం వలన సర్వరులో సమస్య వచ్చి న్యాయం అమలులో కొంత ఆలస్యం జరుగుతున్నది. ఈ మధ్యనే కేంద్రప్రభుత్వంతో మన ప్రభుత్వం సంప్రదింపులు జరిపింది. మన రాష్ట్రానికి సెపరేటుగా ఒక సర్వరును ఇస్తామని వారు చెప్పడం జరిగింది. ఆ సర్వరు వచ్చిన వెంటనే E-NAM సేవలను మరింత పకడ్బందీగా రాబోయే రోజులలో చేస్తామని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

అదేవిధంగా మార్కెట్ యార్డు అంటే రైతులే కాదు అందులో పనిచేసే కూలీలు, దడవాయిలు చాలా మంది ఉంటారు. ఇంతకుముందు రైతు తీసుకొచ్చిన ధాన్యాన్ని కమీషన్ ఏజెంటుకు ఇచ్చి డబ్బులు తీసుకున్న తరువాత అక్కడ ఉన్నటువంటి హమాలీలకు, కూలీలకు డబ్బులు ఇచ్చేవాడు. ఇవ్వాళ హమాలీలకు, కూలీలకు ట్రాన్స్‌పోర్టేషన్ డబ్బులు ఇవ్వడానికి రైతులకు ఇబ్బంది ఎదురవుతోంది. అందుకే మార్కెట్ యార్డుల్లో ఒక మైక్రో ఎటియమ్‌ను ప్రభుత్వం తీసుకు వస్తోంది. మార్కెట్ యార్డుల్లో దాదాపు 15,399 మంది కార్మికులు పని చేస్తున్నారు. వీరికి కూడా అకౌంట్లు ఓపెన్ చేసి డెబిట్ కార్డులు ఇప్పిస్తున్నాం. వాళ్లను కూడా నగదు లావాదేవీల వైపు తీసుకు వెళ్లే విధంగా ప్రభుత్వం ప్రయత్నం చేస్తోంది.

ఈ మార్కెట్ యార్డుల్లో పనిచేసే 15,399 మంది హమాలీలు, దడవాయిలు, ఆడ కూలీలకు 14,365 అకౌంట్లను ఇప్పటికే ఓపెన్ చేయడం జరిగింది. 1,034 అకౌంట్లు మిగిలి పోయాయి. వీటిని కూడా వచ్చే పది రోజుల్లో అకౌంట్ ఓపెన్ చేసి, నగదు రహిత చెల్లింపులు చేసే విధంగా ఎవరికీ ఎటువంటి ఇబ్బంది కలుగకుండా ప్రభుత్వం

చర్యలు తీసుకుంటోంది. అయితే, వారు చెప్పిన దాంట్లో చిన్న ఇష్యూ ఉంది.

రైతు అకౌంట్లో నగదు రూపంగా ప్రభుత్వం డబ్బులు వేస్తోంది. రెండవ పంటకు రైతు పెట్టుబడి పెట్టాలన్నా చోట కేంద్ర ప్రభుత్వం వారికి రూ.24,000/- మాత్రమే ఇవ్వాలని చెప్పడం జరిగింది. బ్యాంకు దగ్గరకి వెళితే రూ.2,000/-, రూ.4,000/- కంటే ఎక్కువగా ఇవ్వడం లేదు. అందువల్ల రైతు పంట క్షేత్రంలో పని చేసుకోవాలా, బ్యాంకు దగ్గరకు వెళ్లి డబ్బుల కోసం నిలబడాలా అనే ఇబ్బందిని ఎదుర్కొంటున్నాడు. ఈ విషయాన్ని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు కేంద్ర మంత్రి అరుణ్‌జైట్లీ గారి దృష్టికి రెండు, మూడు సార్లు తీసుకుపోవడం జరిగింది. అలాగే ప్రధానమంత్రి గారి దృష్టికి కూడా మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు తీసుకుపోవడం జరిగింది. రైతులకు ఇచ్చే రూ.24,000/-లు వెంట వెంటనే ఇవ్వాలని, వారు బ్యాంకుల చుట్టూ తిరుగుతూ ఉంటే, రెండవ పంటకు నష్టం జరుగుతుంది. అందువల్ల ఎటువంటి ఇబ్బంది కలుగకుండా ఆర్‌బిఐ, కేంద్రప్రభుత్వంతో మన రాష్ట్ర ప్రభుత్వం ఎప్పటికప్పుడు సమీక్షిస్తుందని తమరి ద్వారా గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

మిస్టర్ ఛైర్మన్: ప్రశ్న నెం.1556, 1680, 1671, 1520, 1533 సభ్యుల కోరిక మేరకు వాయిదా వేయడమైనది.

గీత కార్మికుల సహకార సంఘం

ప్రశ్న నెం.1468 (60)

శ్రీ ఉల్లోళ్ల గంగాధర గౌడ్, ఎం.ఎల్.సి.:- గౌరవనీయులైన మద్యపాన నిషేధం, ఆబ్కారీ శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

(అ) కల్లుగీత కార్మికుల సహకార సంస్థ గతంలో ఆబ్కారీ మద్యపాన నిషేధ శాఖ పర్యవేక్షణలో ఉన్న విషయం వాస్తవమేనా?

(ఆ) ప్రస్తుతం సదరు సంస్థ పర్యవేక్షణను వెనుకబడిన తరగతుల సంక్షేమశాఖకు అప్పగించిన విషయం కూడా వాస్తమేనా?

(ఇ) అయితే, సదరు సామాజిక వర్గం ప్రయోజనం దృష్ట్యా పై సంస్థను తిరిగి ఆబ్కారీ, మద్యపాన నిషేధ శాఖకు బదిలీ చేసే ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉన్నదా?

గౌరవనీయులైన మద్యపాన నిషేధం, ఆబ్కారీ శాఖ మంత్రి (శ్రీ టి. పద్మారావు):- (అ) అవునండీ.

ఇప్పటికీ కూడా, లైసెన్సింగ్, అమలు రెగ్యులేటరీ, ఆబ్కారీ శాఖకు చెంది ఉంది. టిటిసిఎఫ్‌సిని వెనుకబడిన తరగతుల సంక్షేమ శాఖకు బదిలీ చేయడమయింది.

(ఆ) లేదండీ.

ఈ సంస్థను ఆబ్కారీ శాఖ ఇంకనూ, క్రమబద్ధీకరిస్తున్నది. సంస్థ ఏర్పాటు, సభ్యత్వం మున్నగువాటిని వ్యవసాయ, సహకార శాఖ, సంస్థ సంక్షేమం, ఆర్థిక వనరులను వెనుకబడిన తరగతుల శాఖ నిర్వహిస్తున్నాయి.

(ఇ) లేదండీ.

11.00 ఉ. శ్రీ ఉల్లోళ్ల గంగాధర్ గౌడ్ : (శాసనసభ నియోజకవర్గం) అధ్యక్షా, నాకు తెలిసిన సమాచారం ప్రకారం గీత కార్మికుల Finance Corporationను బీసీ వెల్ఫేర్ డిపార్ట్‌మెంట్‌లో కలపడం జరిగింది. బీసీ వెల్ఫేర్ డిపార్ట్‌మెంట్‌లో దాదాపుగా 11 ఫెడరేషన్స్ ఉన్నాయి. సుమారుగా 100 కులాలకు బీసీ వెల్ఫేర్ కార్పోరేషన్ ద్వారా రుణాలను ఇవ్వడం జరుగుతోంది. గీత కార్మికుల ఫెడరేషన్‌ను బీసీ వెల్ఫేర్ డిపార్ట్‌మెంట్‌లో కలిపిన తరువాత 2015-16వ సంవత్సరంలో రూ.9,000 కోట్లను సబ్సిడీ కింద కేటాయిస్తే బీసీ వెల్ఫేర్ డిపార్ట్‌మెంట్ ద్వారా కేవలం రూ.2.5 కోట్లు మాత్రమే సబ్సిడీ క్రింది స్థాయిలో గ్రౌండింగ్ అయ్యింది. గతంలో గీత కార్మికుల ఫైనాన్స్ కార్పోరేషన్‌కు జాతీయ స్థాయిలో వెనుకబడిన వర్గాల ఆర్థిక సంస్థ ఉండేది. దీనిద్వారా గతంలో కూడా ఉపాధికి, ఇతర రంగాలకు, సంక్షేమ పథకాలకు నిధులు ఇవ్వడం జరిగింది. ఎక్సైజ్ డిపార్ట్‌మెంట్ ఉన్నప్పుడు గీత కార్మికులకు, గౌడ సోదరులకు అనేక రకాలైన సదుపాయాలు కల్పించారు. ముఖ్యంగా భూముల కొనుగోలు, ఈత చెట్లను పెంచుకోవడానికి ఆ రోజులలో సబ్సిడీ కూడా ఇచ్చేవారు.

అధ్యక్షా , ప్రశ్నలన్నీ పోస్ట్‌పోన్ అయ్యాయి కాబట్టి..........

మిస్టర్ ఛైర్మన్: పోస్ట్‌పోన్ అయిన ప్రశ్నకు దీనికి ఏం సంబంధం?

శ్రీ ఉల్లోళ్ల గంగాధర్ గౌడ్: సంబంధం లేదు అధ్యక్షా కొంత ఎక్కువ సమయం అడుగుతున్నాను. గ్రామాలలో ఈత చెట్లు కానరాని పరిస్థితి ఏర్పడింది. కార్పోరేషన్ ద్వారా పెద్ద మొత్తంలో గౌడ సోదరులకు, గీత కార్మికుల పిల్లలకు సబ్సిడీతో కూడిన రుణాలను అందజేయాలని కోరుతున్నాను.

ఎక్సైజ్ డిపార్ట్‌మెంటుకు జిల్లాల వారీగా వందల మంది సిబ్బంది, AES, CI, SI లు మొదలగు చాలా మంది అధికారులు ఉన్నారు. గౌడ సోదరులకు, గీత కార్మికులకు న్యాయం జరగాలంటే మరలా దీనిని ఎక్సైజ్ డిపార్ట్‌మెంటు టేకప్ చేయాలని తమరి ద్వారా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను. రూ.500 కోట్లను గీత కార్మిక సహకార సంస్థకు కేటాయించితే కొంత న్యాయం చేసిన వారమవుతాం కాబట్టి తప్పకుండా బీసీ వెల్ఫేర్ డిపార్ట్‌మెంట్‌కు అటాచ్ చేసిన ఈ సహకార

సంస్థను వెంటనే టేకప్ చేసి వారికి జరుగుతున్న అన్యాయానికి న్యాయం చేయవలసిన అవసరం ఉందని తమరి ద్వారా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ బలసాని లక్ష్మీనారాయణ: (స్థానికసంస్థలు-ఖమ్మం) అధ్యక్షా, గీత కార్మికుల సహకార సంస్థను ఎక్సైజ్ శాఖ కిందనే ఉంచి కొనసాగించమని తమరి ద్వారా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ టి. పద్మారావు: అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు అడిగిన ప్రశ్నకు సమాధానంగా దీనిని ఎక్సైజ్ శాఖలోనే కొనసాగించాలని, రాబోయే బడ్జెట్ సమావేశాల లోపు ఆ ప్రాసెస్ పూర్తి చేయడానికి ప్రయత్నం చేస్తాను.

II. సభా కార్యక్రమం

1. ప్రత్యేక ప్రస్తావనలు

(A) శ్రీ పాతూరి సుధాకర్ రెడ్డి: (ఉపాధ్యాయ నియోజకవర్గం-మెదక్, నిజామాబాద్, ఆదిలాబాద్ మరియు కరీంనగర్) అధ్యక్షా, వెనుకబడిన మండలాలలో బాలికల విద్యను ప్రోత్సహించడానికి కేంద్రప్రభుత్వ సహకారంతో కస్తూర్బా గాంధీ బాలికల విద్యాలయాలను ఏర్పాటు చేశాము. గతంలో ఉన్నటువంటి నిర్ణయం మేరకు కేవలం 8వ తరగతి వరకు మాత్రమే పరిమితమైనవి. ఆ పాఠశాలల యొక్క నిర్వహణ చూసిన తరువాత, మంచి ప్రోత్సాహకరంగా ఉంటుందనే సంకల్పంతో 10వ తరగతి వరకు పెంచడం జరిగింది.

ఆ పాఠశాలలో పని చేస్తున్న సిబ్బంది యొక్క వేతనాలు మాత్రం చాలా తక్కువగా ఉన్న విషయం మనం గమనిస్తున్నాము. కాబట్టి వారి వేతనాలు 10th P.R.C. ప్రకారం గా పెంచాలని గతం నుండి కూడా డిమాండ్ చేస్తూ వస్తున్నారు. సిబ్బంది వేతనాలు పెంచే విధంగా కృషి చేయాలని మీ ద్వారా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

(ప్రత్యేక ప్రస్తావన ప్రతిని గౌరవ ఛైర్మన్ గారికి అందజేయడం జరిగింది.)

(B) శ్రీ డి. రాజేశ్వర రావు: జీ.ఓ.ఎం.ఎస్.నెం.58, 59 ప్రకారం రాష్ట్రం, ఎన్నో గృహాలను రెగ్యులరైజ్ చేయడం జరిగింది. చాలా మంది అప్పులు తీసుకొచ్చి డబ్బులు కట్టడం జరిగింది. జీ.ఓ.ఎం.ఎస్. నెం. 59 ప్రకారం డబ్బులు కట్టి, కంప్యూటర్‌లో ఫీడ్ చేసినా కూడా రిజిస్ట్రేషన్ చేయలేదు.

జీ.ఓ.ఎం.ఎస్.నెం.59 కు అనుగుణంగా ఎంతమంది డబ్బులు కట్టారో, ఎవరైతే లీగల్‌గా అన్ని వ్యవహారాలు పూర్తి చేసారో వారందరికీ తొందరగా రిజిస్ట్రేషన్ చేసే ఏర్పాటు చేయాలని రెవెన్యూ మంత్రిగారిని, మీ ద్వారా కోరుతున్నాను.

(ప్రత్యేక ప్రస్తావన ప్రతిని గౌరవ ఛైర్మన్ గారికి అందజేయడం జరిగింది.)

III. లఘు చర్చ

వ్యవసాయ ఆధునికీకరణ, పంట రుణ మాఫీ, ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ చెల్లింపుల గురించి (కొనసాగింపు)

ఛైర్మన్: వ్యవసాయ ఆధునికీకరణ, పంట రుణ మాఫీ, ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ చెల్లింపులపై నిన్న జరిగిన చర్చను కొనసాగించడానికి స్వల్ప చర్చలో పాల్గొనవలసిందిగా డా.పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డిగారిని కోరుతున్నాను.

డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి : అధ్యక్షా, వ్యవసాయ రంగం ఆధునికీకరణ, రుణమాఫీ ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ చెల్లింపు అనే అంశంపై లఘు చర్చలో మాట్లాడటానికి నాకు అవకాశం ఇచ్చినందుకు ముందుగా మీకు ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.

వ్యవసాయ రంగం గురించి మాట్లాడాలంటే ముందుగా తెలంగాణ సమాజం, తెలంగాణ వ్యవసాయ రైతులు పడ్డ బాధలు చెప్పుకున్న తరువాతనే, ఈ రెండున్నర సంవత్సరాలలో తెలంగాణ ప్రభుత్వంలో వచ్చిన ఆధునికీకరణ గాని, రుణమాఫీ గాని ఎలా చేశారని చెప్పుకోవలసి వచ్చింది. ముఖ్యంగా తెలంగాణ ఉద్యమానికి ట్యాగ్‌లైన్ అయిన నీళ్లు, నిధులు, నియామకాల్లో నీళ్లు అనేది ముందు పెట్టడానికి కారణమేమిటంటే - నీళ్లు లేకుండా వ్యవసాయం చేయలేము. వ్యవసాయం లేకుండా 60శాతం పైన తెలంగాణ ప్రజలు దేనిమీద అయితే ఆధారపడ్డారో దానిని బాగుచేసుకోలేము అనే ఉద్దేశంతోనే తెలంగాణ ఉద్యమానికి భూమిక, పునాదికి నీళ్లు అనే దానిని మనం గుర్తించుకోవాలి.

గత ఆరు దశాబ్దాలలో గత ప్రభుత్వం చేసిన, చేసినవి ఏమిటంటే- వారి పాలనలో తగ్గిన పంట విస్తీర్ణం, ధ్వంసమైన చెరువులు, మొబిలైజేషన్‌కు అడ్వాన్స్‌గా తీసుకొని త్రవ్విన కాలువలో మొలిచిన పిచ్చి చెట్లు, 500-1000 ఫీట్ల లోపు బోర్లు వేసినా కూడా నీటిని గుంజలేక కాలిపోయిన మోటార్లు, స్టార్టర్లు లేక లో-ఓల్టేజ్‌తో పేలిపోయిన ట్రాన్స్‌ఫార్మర్లు, విత్తనాలు, ఎరువుల కోసం లైన్‌లో నిలబడి తన్నులు తిన్న రైతుల బాధలు, అత్యంత దీన పరిస్థితుల్లో రైతులందరూ కూడా న్యాయం కోసం కొట్లాడుతుంటే లాఠీ ఛార్జీలు, బషీర్‌బాగ్ కాల్పుల విషయాలను గుర్తు చేసుకోవాలి.

చివరగా ఆత్మవిశ్వాసం కోల్పోయి తెలంగాణ గడ్డ మీద ఉన్న మొత్తం రైతాంగం కూడా ఆత్మహత్యలకు లోనవుతుంటే వీటన్నింటిని బేస్ చేసుకొని తెలంగాణ ఉద్యమం వచ్చింది. అందుకే తెలంగాణ వ్యవసాయ రంగం గురించి చెప్పుకోవాలంటే భాగవతం అంత, రాసుకోవాలంటే రామాయణం అంత ఉన్నది. ముఖ్యంగా దీనిని నాలుగు అంశాలలో చెప్పొచ్చు. నీటి అవసరం ఎంత అయితే ఉందో, ఆ నీటిని ఏ విధంగా వినియోగించుకోవాలో అనుకున్నప్పుడు, భారీ, మధ్య నీటి పారుదలలో కూడా కృష్ణా నీటి పరివాహక ప్రాంతమైన నాగార్జున సాగర్ నుండి రెండు జిల్లాలకు మాత్రమే నీరు వచ్చే అవకాశం ఉంది. దానిలో ఒకటి నల్లగొండ జిల్లా రెండవది ఖమ్మం జిల్లా.

గత దశాబ్దకాలంలో చూసినట్లయితే ప్రతి రెండు సంవత్సరాలకొకసారి ఒక పంటకు మాత్రమే కాలువలో నీటిని వదులుతున్నటువంటి సందర్భాలున్నాయి. కృష్ణా పరివాహక ప్రాంతంలో పరిస్థితి ఆ విధంగా ఉండగా, గోదావరి పరివాహక ప్రాంతంలో ఉన్న ఎస్ఆర్ఎస్‌పి కూడా గత రెండు సంవత్సరాలలో నీరు రాని పరిస్థితి ఉంది. ఒకవైపున భారీ ప్రాజెక్ట్‌గా చెప్పబడుతున్న నాగార్జున సాగర్ గాని ఎస్ఆర్ఎస్‌పి పరిస్థితి ఈ విధంగా ఉండగా, గత ఆరు దశాబ్దాలుగా మొదలైన అనేక ప్రాజెక్ట్‌లు మహబూబ్‌నగర్ జిల్లాలో కల్వకుర్తి, కోయిల్ సాగర్, బీమా, నెట్టెంపాడు గాని అనేక ప్రాజెక్ట్‌లు అసంపూర్తిగా ఉన్నట్లైతే డబ్బులు కేటాయించుకొని పూర్తి చేసుకోవాల్సిన పరిస్థితి ఏర్పడింది.

అదే విధంగా అసంపూర్తిగా ఉన్న ప్రాజెక్టులలో సమస్యలు ఉన్నా ముఖ్యమంత్రి గారు భారీ నీటిపారుదల మీద ఒక అద్భుతమైన అవగాహనతో, ఆలోచనలతో కృష్ణా పరివాహక ప్రాంతంలో పాలమూరు ఎత్తిపోతలను మొదలుపెట్టగలిగారు. అదే విధంగా గోదావరి పరివాహక ప్రాంతంలో కాళేశ్వరం ప్రాజెక్ట్‌ను మొదలుపెట్టారు. రెండవ దశలో ఉన్న అన్ని ప్రాజెక్టులను కూడా పూర్తి చేయాలని వేలాది కోట్ల రూపాయలను వాటికి కేటాయించుకోవడం జరిగింది. గత రెండున్నర సంవత్సరాల క్రితం ఒక్క మహబూబ్‌నగర్ జిల్లాలో తీసుకున్నట్లయితే పంట విస్తీర్ణం దాదాపు 35 వేల ఎకరాలుగా మాత్రమే ఉండేది. దానిని 4 లక్షల ఎకరాలకు పూర్తి చేయదలచుకున్నామంటే దానికి మనం ఇస్తున్న ప్రిఫరెన్స్ అని గుర్తించాలి.

అదేవిధంగా, ఈ ప్రాజెక్టులే కాకుండా వారసత్వంగా మనకు వచ్చిన సంపద చెరువులు. చెరువు అనేది గ్రామీణ జీవనం యొక్క ఇరుసు వంటిది. చెరువులు బాగున్నప్పుడే గ్రామీణ జీవనం బాగుంటుంది. శాతవాహనులు, కాకతీయులు మొదలైన రాజుల కాలంలో వీటిని త్రవ్వించారు. హైదరాబాద్‌లో ఉన్న చెరువులను కూడా కుతుబ్‌షాహీ మొదలైన వంశస్తుల కాలంలో త్రవ్వించారు. వీటిని గత 6 దశాబ్దాల కాలంలో గత పాలకులు ధ్వంసం చేశారు. గత రెండున్నర సంవత్సరాల నుండి తెలంగాణ ప్రభుత్వం దాదాపు 15,000ల చెరువులను బాగుచేసుకొని, ఆ చెరువుల ద్వారా వ్యవసాయాన్ని అభివృద్ధి చేసుకోవడం జరిగింది.

చెరువులు, కాలువలు మరియు ప్రాజెక్టుల మొత్తం విస్తీర్ణం 17 శాతమే. 83 శాతం వ్యవసాయం బావులు, బోర్ల మీదనే ఆధారపడింది. వీటికి కావలసింది కరెంట్. ఈ కరెంట్ కోసం ఎన్ని ఉద్యమాలు చేసాము, ప్రక్క ప్రభుత్వం వారు మనకు ఇవ్వవలసిన 53 శాతం కరెంటు ఇవ్వకపోయినా, 11 నెలలు పవర్ సప్లై చేసే సీలేరు ప్రాజెక్టు గుంజుకున్నా, ఎంత రేటు ఉన్నాగాని విద్యుత్‌ను కొని 9 గంటల కరెంటును వ్యవసాయదారులకు నిరంతరాయంగా సరఫరా చేస్తున్నాము. ఈనాడు ట్రాన్స్‌ఫార్మర్స్, స్టాటర్స్ కాలడం లేదు, లో-ఓల్టేజీ సమస్యే లేదు. వ్యవసాయ రంగానికి కావలసిన నీటిని, కరెంటును అందజేయడానికి కావలసిన నిధులను, నీటిని విడుదల చేస్తున్నాం.

వ్యవసాయరంగంలో రుణమాఫీ, ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ గురించి చెప్పాలంటే, తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడక ముందు సబ్సిడీ వస్తే ఆంధ్రప్రాంతంలో ఉన్న వారికి సబ్సిడీ ఇచ్చి, తెలంగాణలో ఉన్న రైతులకు ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ ఇవ్వలేదు. తెలంగాణ ప్రభుత్వం రాగానే రూ. 480 కోట్లను ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ కింద ఇవ్వడం జరిగింది. ఎర్రజొన్న పండించిన రైతుల మీద కాల్పులు జరిపితే రూ.11 కోట్లు ఇవ్వడం జరిగింది. భారతదేశంలో మొట్టమొదటిసారి రైతులకు రుణమాఫీ కింద రూ.17,000 కోట్లకు గాను 12,000 కోట్లను ఇచ్చిన చరిత్ర ఒక్క తెలంగాణ ప్రభుత్వానికే దక్కింది తప్ప మరి ఎవరికి దక్కలేదు. కొత్తగా వచ్చిన ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీలో కూడా సగం రిలీజ్ చేయడం జరిగింది.

ఈనాడు వ్యవసాయరంగంలోని రైతులకు నాణ్యమైన విత్తనాలు, ఎరువులను సకాలంలో అందిస్తున్నాం. గ్రామీణ ప్రాంతంలోని రైతులు ఇబ్బందులు పడుతుంటే రెవెన్యూ డిపార్ట్‌మెంట్ కూడా రెండు రకాలుగా సహాయపడింది. గ్రామాలలోని రైతులకు భూ కమతాలు రెండు, మూడు ప్రాంతాలలో ఉంటే వాటన్నింటిని ఒకేచోట ఇచ్చేట్లుగా చిన్న కమతాల ఏకీకరణ గావించాలని ముఖ్యమంత్రిగారు ఆలోచించారు. అది తొందరలోనే అమలులోకి వస్తుందని తెలుపుతున్నాను.

పంటల బీమా ఇదివరకు ఒక బ్లాక్ లేదా మండలం యూనిట్‌గా ఉండేది. దానిని గ్రామ యూనిట్‌గా చేయడానికి కృషి చేసి, ప్రధానమంత్రి ఫసల్ బీమా యోజనలో భాగంగా రైతులకు అవగాహన కల్పించి వారిని బీమా పథకంలో చేర్పించే విధంగా రైతులకు సహాయం చేస్తున్నాము.

రైతులకు ఇవ్వవలసిన స్థలాల కోసం దాదాపు 1500 మంది అధికారులను నియమించాము. మైక్రో ఇరిగేషన్, డ్రిప్ ఇరిగేషన్‌లో సబ్సిడీ 75 శాతం, దళితులకు 100 శాతం ఇచ్చి అభివృద్ధి చేసుకున్నాము. పాలీ హౌజ్, గ్రీన్ హౌస్‌కు ఇదివరకు 100 ఎకరాలు ఉంటే ఇప్పుడు 1000 ఎకరాలకు పెంచడం జరిగింది.

హైదరాబాదులోని గ్రామాలు, మండలాలకు కావలసిన పండ్లు, కూరగాయలను ఇదివరకు బయట మార్కెట్ నుండి తెప్పించుకునే వాళ్లం. అలా కాకుండా లోకల్ మార్కెట్‌లో ఉన్న వారికి ప్రోత్సహకర పరిస్థితులు కల్పిస్తూ క్రాప్ కాలనీలను వృద్ధి చేస్తున్నాం. తెలంగాణను సీడ్ బౌల్ ఆఫ్ ఇండియాగా తయారు చేయడానికి రంగం సిద్ధం చేస్తున్నాం. పంట వచ్చిన తరువాత దానికి MSP, ఇవ్వాలని, ఆ ధర రైతులకు దక్కనప్పుడు దానిని గోదాములలో నిల్వ చేయడానికి అవసరమైన ఏర్పాట్లు చేస్తున్నాం. ఇదివరలో దాదాపు 4.5 లక్షల మెట్రిక్ టన్నులు నిల్వ చేసే గోదాములు ఉంటే ఇప్పుడు దాదాపు 21 లక్షల మెట్రిక్ టన్నుల నిల్వ చేసే సామర్థ్యం గల గోదాములను నిర్మించామని మీకు తెలియజేస్తున్నాను.

ఇన్ని రకాలుగా రైతులకు సహాయం చేస్తున్నప్పటికి వారసత్వంగా వచ్చినది రైతుల ఆత్మహత్యలు. గత ప్రభుత్వాలు విధ్వసం సృష్టిస్తే వాటన్నింటిని మెల్లమెల్లగా ఒక్కొక్క సమస్యను తీరుస్తూ వస్తున్నారు మన ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్‌గారు. తెలంగాణ రైతులు చనిపోవడానికి వీలు లేదు, వారికి కావలసిన కౌన్సిలింగ్ ఇవ్వండని, రుణ మాఫీని ఏ విధంగా చేస్తున్నామో రైతులకు అవగాహన కల్పించమన్నారు. రైతులు ఆత్మహత్యలు చేసుకుని చనిపోతే ఇంతకు ముందు రూ.1.5 లక్షల కాంపెన్సేషన్ ఇస్తే ఇప్పుడు దానిని రూ.6 లక్షలకు పెంచడమే కాకుండా వారి కుటుంబంలోని పిల్లలకు రెసిడెన్షియల్ విద్యా విధానంలో చదువు చెప్పించడం జరుగుతోంది. దానిలో ఎస్సీ, ఎస్టీ కార్పోరేషన్ ఉన్నట్లైతే వాటి ద్వారా డబ్బులు ఇవ్వాలనే మార్పులను చేసింది ఈ ప్రభుత్వం. వీటన్నింటిని బాగుచేయాలంటే స్వామినాథన్ కమీషన్ యొక్క రిపోర్టులను అమలు పరచాలని, భారతదేశంలో ఇప్పటి వరకు స్వామినాథన్ కమీషన్ సూచించిన 12 సూత్రాలలో దాదాపుగా 10 సూత్రాలను అమలు చేస్తున్న ప్రభుత్వం తెలంగాణ రాష్ట్ర ప్రభుత్వమని తెలియజేస్తున్నాను.

11.20 ఉ. వ్యవసాయాభివృద్ధి కొరకు మార్కెట్ యార్డులను పెంచుకుని, వాటిని బలోపేతం చేసుకున్నాము. ఇంత కృషి చేస్తున్న ప్రభుత్వాలు రైతుల సంక్షేమాన్ని పట్టించుకోకుండా, వ్యవసాయం దండగ అన్నారు. 2003 వరకు ఉన్న ప్రభుత్వాలు దండగ అని చెబితే, ఆ తరువాత వచ్చిన ప్రభుత్వం దండగ అనిపించే విధంగా మార్చారు. తెలంగాణ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చిన తరువాత గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కెసిఆర్‌గారు రైతుల ఫేవర్‌లో అనేక చర్యలు చేపట్టి, వారికి సంతోషాన్ని కలిగించి, వ్యవసాయం అంటే పండుగ అనిపించారు.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి (మైకు లేకుండా): (శాసనసభ నియోజకవర్గం) అధ్యక్షా, రికార్డ్స్ సరి చెయ్యాలి. 2003 వరకు అధికారంలో ఉన్న ప్రభుత్వాలు వ్యవసాయం దండగ అని ఉండవచ్చు. కాని మా కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం రైతుల కొరకు అనేక మంచి కార్యక్రమాలు చేసింది. నాగార్జున సాగర్, శ్రీరామ్‌సాగర్ ప్రాజెక్టులను కట్టింది ఎవరు? రైతులకు ఉచిత విద్యుత్తును ఇచ్చింది ఎవరు? 2004కి ముందు ఉన్న పార్టీ చేసిన వ్యాఖ్యలను మా పార్టీకి ఆపాదించడం కరెక్టుకాదు. దయచేసి రికార్డులను సరిచేయండి. 90 శాతం ప్రాజెక్టులను నిర్మించింది మా కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వమే.

డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, ప్రాజెక్టుల మీద చర్చకు మేము సిద్ధం. నాగార్జున సాగర్ ప్రాజెక్టును కట్టి, ఈ రోజు ఏ విధంగా ఎండబెడుతున్నారనేది అందరికీ తెలిసిన వాస్తవం. అదే విధంగా నిజాం సాగర్ కాంగ్రెస్ వాళ్లు కట్టలేదు. అది నిజాం పాలనలో నిర్మితమైన ప్రాజెక్టు. అదే విధంగా మీరు కట్టిన ప్రాజెక్టులన్నీ నీళ్లు లేక ఎండిపోయినాయి. మిగిలిన ప్రాజెక్టులు మొబిలైజేషన్ అడ్వాన్సులు తీసుకుని, ఆపివేశారు.

మిస్టర్ చైర్మన్: వ్యవసాయం మీద చర్చ జరపండి. సమయం తక్కువగా ఉంది.

డా. పల్లా రాజేశ్వర్ రెడ్డి: ప్రాజెక్టులు కట్టిన మాట వాస్తవం. తెలంగాణను ఎండబెట్టింది కూడా వాస్తవమే. 2003 వరకు వ్యవసాయం దండగ అన్న మాట నేను వారి రికార్డుల నుంచే తీసుకున్నాను. చంద్రబాబు నాయుడు గారు దానిని దండగ అని చెప్పారు, సుధాకర్ రెడ్డిగారు దానిని ఉటంకించారు. ఓ.కే. 2003 తరువాత దండుగ అని చెప్పకుండా, తన యొక్క పాలసీల ద్వారా వ్యవసాయం దండుగ అనే విధంగా మార్చారు. కాని ఈ రోజు కెసిఆర్‌గారు రైతే రాజుగా భావిస్తూ వ్యవసాయాన్ని పండుగ చేస్తున్న ప్రభుత్వం మాదని చెబుతూ, ఈ అంశంపై చర్చలో పాల్గొనడానికి

నాకు అవకాశమిచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలియజేసుకుంటూ, జై తెలంగాణ.

శ్రీ పోచారం శ్రీనివాస రెడ్డి: ప్రాజెక్టులు వారు కట్టిన మాట నిజమే. నిజాంసాగర్ ప్రాజెక్టు నిజాం గారు నిర్మించారు. శ్రీరాం సాగర్ మరియు నాగార్జున సాగర్ ప్రాజెక్టులు కాంగ్రెస్ హయాంలో నిర్మితమయ్యాయి. వారు యాభై సంవత్సరాలపాటు సుదీర్ఘమైన పరిపాలన చేశారు. శ్రీరాం సాగర్ ప్రాజెక్టు యొక్క క్యాచ్‌మెంట్ ఏరియాలో నది, ఉపనదులకు అడ్డంగా నిర్మింపబడిన ఈ ప్రాజెక్టు మీద ఆధారపడిన జిల్లాలు ఆదిలాబాద్, మహబూబ్‌నగర్, వరంగల్, ఖమ్మం, నల్గొండ. కాని ఈ ప్రాజెక్టు మీద ఈ మధ్యకాలంలో మహారాష్ట్ర ప్రభుత్వం దాదాపు 300 ప్రాజెక్టులు కట్టింది. అవి డ్యాములు, చెక్‌డ్యాములు లేదా చిన్నచిన్న ప్రాజెక్టులు కావచ్చు. ఈ రోజు మన నిజాంసాగర్ వట్టిపోవడానికి కారణం పైన కట్టిన ప్రాజెక్టులే. కర్నాటక ప్రభుత్వం ఆల్‌మట్టి, నారాయణపూర్ వంటి 42 ప్రాజెక్టులు నిర్మించింది. ఇంత వర్షం పడినా మనకు నాగార్జున సాగర్‌లోకి నీళ్లు రాకపోవడానికి కారణం ఇదే..

మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి ఈ పరిస్థితిని బేరీజు వేసుకుని రైతులకు ఏ విధంగా నీళ్లు ఇవ్వగలుగుతామనే ఆలోచన చేసి, ప్రాజెక్టులను రీడిజైన్ చేశారు. ప్రాణహితగాని, పాలమూరు లిఫ్ట్ ఇరిగేషన్ ప్రాజెక్టుగాని, దిండీ లిఫ్ట్ ఇరిగేషన్ లేదా ఖమ్మంలో సీతారామసాగర్ ప్రాజెక్టు లేదా భక్తరామదాసు ప్రాజెక్టుల ద్వారా ఎక్కడ నీటి లభ్యత ఉందో అక్కడనుండి నీటిని తీసుకువచ్చి, తెలంగాణ భూములను సస్యశ్యామలం చేయడానికి ప్రయత్నిస్తున్నారు. వారు ప్రాజెక్టులు కట్టిన మాట వాస్తవమే కాని, ఈ కారణాల వల్ల మనకు పై నుండి నీళ్లు రావడం లేదు.

(అంతరాయం)

మిస్టర్ చైర్మన్: ఆనకట్టల మీద మరొకసారి మాట్లాడదాం. ఇప్పుడు సమయం లేదు. సుధాకర్ రెడ్డిగారు దయచేసి కూర్చోండి. ఇప్పుడు చర్చకు సమయం లేదు.

శ్రీ కె. దామోదర్ రెడ్డి: (స్థానికసంస్థలు-మహబూబ్‌నగర్) అధ్యక్షా, నిజం చెప్పాలంటే నేడు వ్యవసాయానికి కష్టకాలం. గత మూడునాలుగు సంవత్సరాల నుండి కరువుకాటకాలు మనందరం చూస్తునే ఉన్నాము. రైతులు చాలా ఇబ్బందులు పడుతున్నారు. ఈ సంవత్సరం మాన్‌సూన్ బాగుందని మనందరం అనుకున్నాము. ముఖ్యమంత్రిగారు కూడా రైతులు బాగుపడతారనే ఆశతో ఉన్నారు. జొన్న, మొక్కజొన్న వంటి డ్రై క్రాప్స్ వేసుకుంటే, నలభై రోజులు సరైన వర్షాలు లేక పంటలు నష్టపోయిన పరిస్థితి ఉంది. తరువాత వర్షాలు కురిసాయి..అవి అకాల వర్షాలు. అందువల్ల వేసిన పంటలు దెబ్బతిన్నాయి. ప్రకృతి కరుణించక, రైతుకి నడ్డి విరిగినట్లయింది. వర్షాలు తక్కువగా ఉన్నప్పుడు పత్తి, మొక్కజొన్న వేసుకోవచ్చని ప్రభుత్వం చెప్పింది. పత్తి వద్దని చెప్పడంతో, అందరూ మొక్కజొన్న వేసారు. కాని వాళ్లంతా అకాల వర్షాలతో నష్టపోయారు. అక్కడక్కడ పత్తి వేసుకున్నవారు మాత్రం సంతోషంగా ఉన్నారు.

కేంద్ర ప్రభుత్వం ఇచ్చిన సబ్సిడీ కూడా ఇంతవరకు విడుదల కాలేదు. గత ప్రభుత్వం ఇచ్చిన సబ్సిడీ రూ.480 కోట్లు మాత్రమే విడుదల చేయడం జరిగింది. ఇంకా రూ. 790 కోట్ల సబ్సిడీ రిలీజ్ చేయవలసి ఉంది. ఇటువంటి పరిస్థితులలో రైతుకి ఆ సబ్సిడీ అందినట్లయితే కొంత మేరకు ఆసరాగా ఉంటుందని మీ ద్వారా మంత్రిగారికి తెలియజేస్తున్నాను. అదే విధంగా లక్షరూపాయల రుణ మాఫీ అన్నారు. ఇప్పటివరకు రెండు ఇన్‌స్టాల్‌మెంట్లు మాత్రమే చెల్లించారు. మూడో వాయిదాలో సగం మాత్రమే చెల్లించారు. ఆ డబ్బుకూడా ఇంతమటుకు బ్యాంకర్స్ రైతుల ఖాతాల్లో జమచేయలేదనే విషయం కూడా మీకు తెలిసిందే. ఒకసారి బ్యాంకర్స్‌తో సమావేశం జరిపి, మూడో ఇన్‌స్టాల్‌మెంట్ చెల్లించే విధంగా చూడవలసిందిగా కోరుతున్నాను. ఎందుకంటే వడ్డీ పెరిగి, రైతుతో పాటు ప్రభుత్వం కూడా నష్టపోయే పరిస్థితి ఉంది. కాబట్టి వీలైనంత త్వరగా వారికి మూడువాయిదా చెల్లించినట్లయితే రైతుల మీద ఒత్తిడి తగ్గుతుందని నా భావన.

ఈ రోజు చూస్తే రాష్ట్రంలో ఉన్న చెరువులన్నీ నిండి, జలకళను సంతరించుకున్నాయి. మా ప్రాంతంలోని కల్వకుర్తి, నెట్టెంపాడు, భీమా, కోయిల్‌సాగర్ గత ప్రభుత్వ ప్రాజెక్టులే. వాటికి నేడు మన ఇరిగేషన్ మంత్రి శ్రీ హరీష్‌రావుగారు ప్రారంభోత్సవం చేయడం జరిగింది. కల్వకుర్తి ఇప్పటికే 90శాతం వరకు పూర్తయింది. అందులో మూడు లిఫ్టులు ఉన్నాయి. మొదటి లిఫ్టు ఏడెనిమిది సంవత్సరాల క్రితమే మొదలు పెట్టటం జరిగింది. ఈ మధ్యనే దాదాపు రూ.400 కోట్లు కేటాయించి, ప్రారంభించడం జరిగింది.

చెరువులు నిండి, రైతులు వ్యవసాయం పనులు చేసుకోవాలనుకునే సమయానికి ఈ మధ్య కొత్తగా పెద్ద నోట్ల రద్దు అనే మరొక ఇబ్బందిని రైతులు ఎదుర్కోవలసి వచ్చింది. వరి నాటాలంటే రూ.పది, పదిహేను వేలు అవసరముంటుంది. కాని బ్యాంకుల్లో రైతుకి వెయ్యి, రెండువేలకి మించి దొరకడం లేదు. దీనిని ఏ విధంగా అధిగమించాలనేది మంత్రిగారు ఆలోచన చేస్తే

బాగుంటుంది. ఎందుకంటే నగరంలో మనకే ఇరవై నాలుగు వేల రూపాయలు ఏకమొత్తంగా దొరికే పరిస్థితి లేదు. గ్రామీణ ప్రాంతంలో ఉన్నవారు చదువులేని వారుంటారు. చాలా బీదవారు. రెండు,మూడు ఎకరాలు కలిగి ఉంటారు. నీళ్లున్నాయి. కాని వ్యవసాయం చేసుకుందామంటే వీలులేని పరిస్థితి. ట్రాక్టరు అద్దెకు తెచ్చుకుందామంటే దానికి కిరాయి కట్టాలి, డీజిల్ పోయించుకోవడానికి, నాటు వేయడానికి కూలీలకు డబ్బులివ్వాలి. రోజువారీ కూలి ఇస్తేనేగాని కూలీలు పనికి రారు. గ్రామ ప్రాంతాలలో బ్యాంకులు ఉండవు. ఎక్కడికో దూర ప్రాంతానికి వెళ్లి డబ్బులు తెచ్చుకోవాలంటే ఇబ్బందిగా ఉంటుంది. ప్రభుత్వం దానిని ఏ విధంగా తీరుస్తుందో మంత్రివర్యులు చెప్పవలసిన బాధ్యత ఉంది. ఈ రోజు మనం రైతు సంక్షేమానికి ఎంత చేసినా ఇంకా తక్కువగానే ఉంటుంది. ఈ ప్రభుత్వం, ఆ ప్రభుత్వం అని కాదు. అన్ని ప్రభుత్వాలకు రైతులను ఆదుకునే బాధ్యత ఉంటుంది. మనలో చాలా మంది గ్రామీణ ప్రాంతాల నుండి వచ్చిన వారమే. వ్యవసాయంలో ఉన్న కష్టాల గురించి మనందరికి తెలుసు. నాకూ వ్యవసాయం ఉంది. నేనూ రైతునే. కాని వ్యవసాయం చెయ్యాలంటే నా దగ్గర కూడా డబ్బులు లేవు. మా ఊరి చెరువులో నీళ్లున్నాయి. మా బోర్‌లో నీళ్లున్నాయి. కానీ ఖర్చులు పెట్టడానికి, కూలీలకు కూలీ చెల్లించడానికి నా దగ్గర డబ్బులు లేవు. కాబట్టి ఏ ప్రభుత్వమైనా రైతుకు మేలు చెయ్యాలన్నదే నాయొక్క అభిప్రాయం. మంత్రివర్యులు ఈ విషయాలన్నిటిని గురించి ఆలోచించవలసిందిగా కోరుతూ, నాకు ఈ అవకాశం ఇచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలుపుకుంటున్నాను.

మిస్టర్ చైర్మన్: వ్యవసాయ ఆధునికీకరణ మీద నిన్న, ఈ రోజు జరిగిన చర్చకు సమాధానం ఇవ్వవలసిందిగా వ్యవసాయ శాఖ మంత్రి శ్రీ శ్రీనివాసరెడ్డి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ పోచారం శ్రీనివాస రెడ్డి: అధ్యక్షా, వ్యవసాయ ఆధునికీకరణ, పంట రుణ మాఫీ, ఇన్ పుట్ సబ్సిడీ చెల్లింపు అనే అంశం పై చర్చకు సమాధానం ఇచ్చే అవకాశం కల్పించినందుకు మీకు నా ధన్యవాదాలు తెలుపుకుంటున్నాను. ఈ లఘు చర్చలో గౌరవ సభ్యులు మరియు ఎల్ఓపి శ్రీ మహమ్మద్ అలి షబ్బీర్, శ్రీ ఉల్లోళ్ల గంగాధర్ గౌడ్, శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు, శ్రీ సయ్యద్ అల్తాఫ్ హైదర్ రజ్వీ, శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్‌రెడ్డి, డా.ఎం. శ్రీనివాస రెడ్డి, డా. పల్లా రాజేశ్వర్‌రెడ్డి, మరియు శ్రీ కె. దామోదర్ రెడ్డి పాల్గొన్నారు. ప్రధానంగా ఈ చర్చలో వచ్చిన అన్ని అంశాలను ఒకసారి బేరీజు వేసుకుంటే రుణ మాఫీ గురించి, వడ్డీ రేట్ల గురించి, ఇన్ పుట్ సబ్సిడీ గురించి , నకిలీ విత్తనాలు, ఫార్మ్ మెకనైజేషన్, పాలీ హౌస్, మైక్రో ఇరిగేషన్, సాయిల్ హెల్త్ కార్డుల గురించి, మినిమమ్ సపోర్ట్ ప్రైస్, సీడ్ యాక్టు, పంటల బీమా మరియు పెద్ద నోట్ల రద్దు ఇబ్బందుల గురించి చర్చ జరిగింది.

వ్యవసాయంలో ఆధునికీకరణ, యాంత్రీకరణ చాలా ముఖ్యమైన అంశాలు. రానురాను పెట్టుబడులు పెరిగిపోయి, దిగుబడులు తగ్గిపోతుంటే రైతులు అప్పుల్లో కూరుకుపోతున్నారు. అందుకొరకే టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చిన తరువాత గౌరవ ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కెసిఆర్‌గారి నాయకత్వంలో వ్యవసాయ రంగాన్ని బలోపేతం చేస్తూ, వ్యవసాయ యాంత్రీకరణకు నిధులు కేటాయించడం జరిగింది. గత మూడు సంవత్సరాల కేటాయింపులను మనం ఒకసారి పరిశీలించి చూసినట్లయితే 2014-15లో రూ.166 కోట్లు, 2015-16లో రూ.145 కోట్లు కేటాయించగా, ఈ సంవత్సరం రూ.339 కోట్లు కేటాయించడం జరిగింది. అంటే రైతుకు యాభై శాతం సబ్సిడీ ఇవ్వడానికి ఈ డబ్బుని ఉపయోగిస్తారు. దళితులకు మరియు గిరిజనులకు నూటికి నూరు శాతం సబ్సిడీని ఇస్తున్నాము. ఎందుకంటే ఒక దళిత బిడ్డ, గిరిజన బిడ్డ బ్యాంకుకి వెళితే నువ్వు ఏ ఆస్తిని తాకట్టు పెడతావు, ఎవరు నీకు పూచీకత్తు ఇస్తారు అంటూ వేధిస్తారు. అందుకే వారికి 100 శాతం సబ్సిడీ ఇస్తున్నాము. టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చిన తరువాత తీసుకున్న గొప్ప నిర్ణయం ఇదని మనవి చేస్తున్నాను అధ్యక్షా.

ఇంకొక నిర్ణయం కూడా తీసుకున్నాము. పది లక్షలతో ఒక వస్తువు కొన్నట్లయితే, సబ్సిడీ ఎప్పుడో ఆలస్యంగా ఇచ్చేవారు. ఆ రైతు దగ్గరనుండి ముందు పది లక్షలకు వడ్డీ మాత్రం వసూలు చేస్తుండేవారు. మేము ఆ back-end subsidy తీసివేసి, front-end subsidy విధానం ప్రవేశపెట్టాము. ఈ విధానంలో పది లక్షల రూపాయల బ్యాంకు రుణంలో సబ్సిడీ మొత్తం ఐదు లక్షలు అనుకున్నట్లయితే, అతని లోన్ కేవలం ఐదు లక్షల రూపాయలు మాత్రమే. ఇందులో ముఖ్యంగా ట్రాక్టర్లు, ప్యాడీ హార్‌వెస్టర్స్ ఇస్తున్నాము, షుగర్‌కేన్ హార్‌వెస్టర్స్ ఇస్తున్నాము, కస్టమైజ్‌డ్ సెంటర్ ఫర్ మేజ్, సోయా, కాటన్‌లు ఇస్తున్నాము, తరువాత రైతులు ధాన్యాన్ని ఎండబెట్టేప్పుడు టార్పాలిన్లు ఇస్తున్నాము. ఇవన్నీ కూడా యాభై శాతం సబ్సిడీకే అందజేస్తున్నాము. దళితులు, గిరిజనులకి నూటికి నూరు శాతం ఇస్తున్నాము. దేశంలో ఈ విధంగా నూటికి నూరు శాతం చొప్పున ఇస్తున్న ఏకైక ప్రభుత్వం ఈ టిఆర్ఎస్ ప్రభుత్వమని నేను ఈ సందర్భంగా మనవి చేస్తున్నాను. వ్యవసాయ ఆధునికీకరణను మరింత బలోపేతం చేస్తున్నాము. ట్రాక్టర్ల విషయానికి వస్తే ఇదివరకు రాష్ట్ర వ్యాప్తంగా 500, 600 మాత్రమే కేటాయించడం జరిగింది. కాని ఈ రోజు ఈ ప్రభుత్వం

అధికారంలోకి వచ్చిన తరువాత 5000 వరకు ట్రాక్టర్లను రైతులకు సమకూర్చడం జరుగుతున్నది.

11.40 ఉ. కొత్త జిల్లాలు ఏర్పాటైన తర్వాత ఆ జిల్లా కేంద్రాలలో ఈ పంపిణీ కార్యక్రమం చేశాం. వ్యవసాయ ఆధునీకరణ సిస్టంలో రాష్ట్ర ప్రభుత్వం తగు చర్యలు తీసుకుంటోందని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను.

రెండో అంశం – రైతుల రుణ మాఫీ. అందరూ ఈ అంశంపై మాట్లాడుతున్నారు. రైతుల రుణాలకు సంబంధించి దేశంలోనే ఇన్ని వేల కోట్ల రూపాయలను మాఫీ చేసిన ఏకైక ప్రభుత్వం టిఆర్‌యస్ ప్రభుత్వం. 2014లో ఇచ్చిన మాట ప్రకారంగా వడ్డీతో కలుపుకొని ఒక లక్ష రూపాయల లోపున్న రుణాలను 35.20లక్షల మంది రైతులకు సుమారుగా రూ.16560కోట్లను మాఫీ చేశాం. ఇంత పెద్ద మొత్తంలో ఏ రాష్ట్రమూ చేయలేదు. ఇంత వరకు మూడు విడతలలో రూ.12105కోట్లు కట్టాం, ఇంకా కట్టవలసింది రూ.4వేల కోట్ల చిల్లర ఉంది, అది కూడా రేపు బడ్జెటులో పొందుపరచి క్లియర్ చేస్తాం. గతంలో భారత ప్రభుత్వం దేశం మొత్తం మీద రూ.65వేల కోట్లు మాఫీ చేసింది, అది కూడా ఓవర్ డ్యూస్, అంటే పాత బకాయిలున్న వారికి మాత్రమే చేసింది. నిజాయితీగా ప్రతి సంవత్సరమూ లోను తీసుకొని సక్రమంగా కట్టే రైతులకు మాత్రం మాఫీ కాలేదు. కానీ మన ముఖ్యమంత్రిగారు ఆలోచన చేసి, పాత బకాయిలున్న వారితోబాటు నిజాయితీగా సక్రమంగా ప్రతి సంవత్సరమూ కట్టే వాళ్లను ప్రోత్సహించాలనే ఉద్దేశంతో మొత్తం రూ.16560కోట్లను మాఫీ చేయడం జరిగింది.

నిన్న ముఖ్యమంత్రిగారు ఆ సభలో కూడా చెప్పారు. ఈ నాలుగువేల రూపాయలు ఏదైతే ఉందో అది కట్టేస్తాం, అది మా బాధ్యత, ఒకవేళ ఏ బ్యాంకైనా .. మీ అప్పు తీరలేదంటూ రెన్యూవల్ చేసుకున్న లోనుకి ఎవరైనా వడ్డీ వసూలు చేస్తే మా దృష్టికి తీసుకరండి, మేము కూడా సమాచారం సేకరిస్తాం, అట్టి వడ్డీ ఎన్ని కోట్లయినా సరే, వడ్డీ తీసుకున్న బ్యాంకులకు తిరిగి చెల్లిస్తామని గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు చెప్పారు. ఈరోజు రాష్ట్రంలో రూ.17వేల కోట్లు మాఫీ చేశాం.

అధ్యక్షా, నిన్న అక్కడ కొంతమంది టిడిపి సభ్యులు మాట్లాడారు. ప్రక్క రాష్ట్రంలో ఇచ్చిన హామీ పెద్దగా ఉంది కానీ రుణాల మాఫీ క్రింద ఇంత వరకు కట్టింది రూ.11వేల కోట్లు మాత్రమే. కర్ణాటక ప్రభుత్వం గతంలో 14లక్షల మంది రైతులకు రూ.3298కోట్లను మూడు సంవత్సరాలలో మాఫీ చేసింది, అది కూడా ఒక రైతుకి వడ్డీతో కలుపుకొని రూ.25వేల వరకు మాత్రమే మాఫీ చేసింది. దేశంలో ఏ రాష్ట్రమూ కూడా ఇంత పెద్ద ఎత్తున రైతులకు రుణ మాఫీ చేయలేదు, మన తెలంగాణ ప్రభుత్వం మాత్రమే చేసింది. ఈ రుణ మాఫీకి సంబంధించి నాలుగో కిస్తీ కట్టవలసివుంది, అది ప్రభుత్వ బాధ్యత, రైతుల బాకీ కాదు. జీ.ఓ.ఎం.ఎస్.నెం. 69 జారీ చేశాం, అందులో ఇదే మాట చెప్పాం. కట్టవలసిన బాకీ కిస్తీలలో కడతాం, మిగిలిన బాకీ అది రైతుల బాకీ కాదు, ప్రభుత్వ బాకీ అని చెప్పడం జరిగింది. ఆ రకంగా ఈ నాలుగో కిస్తీని ఈ సంవత్సరం కట్టేస్తాం.

ఇకపోతే ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ – ఈరోజు రాష్ట్రంలో అందరికీ తెలుసు. మా ప్రభుత్వం వచ్చిన వెంటనే 2009 నుంచి 2014 వరకు పేరుకపోయిన రూ.480కోట్ల ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ బకాయిలను చెల్లించాం. నీలం తుఫాను, కరువు వల్ల తెలంగాణకు రావలసిన ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీని టిఆర్‌యస్ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చిన వెంటనే ఆ రూ.480కోట్లను చెల్లించడం జరిగింది. దాని తర్వాత 2015లో వచ్చిన తుఫాను, కరువుకి సంబంధించి రూ.3064కోట్లు ఇవ్వాలని కోరుతూ కేంద్రానికి రికమెండ్ చేశాం. అయితే వాళ్లు ఇచ్చింది మాత్రం రూ. 790కోట్లు. ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ క్రింద మేము రూ.863కోట్లు అడిగితే వాళ్లు ఇచ్చింది రూ.702కోట్లు మాత్రమే. గ్రామీణ ప్రాంతాలలో తాగునీటికి రూ.559కోట్లు అడిగితే రూ.72కోట్లు ఇచ్చారు. అర్బన్ వాటర్ సప్లై క్రింద మున్సిపాలిటీలకు రూ.86కోట్లు అడిగితే రూ.9కోట్లు ఇచ్చారు. హైదరాబాదు మెట్రోపాలిటన్‌కి రూ.89కోట్లు అడిగితే రూ.6కోట్లు ఇచ్చారు. హార్టికల్చర్‌కి రూ.9కోట్లు అడిగాము కానీ ఏమీ ఇవ్వలేదు. యానిమల్ హజ్‌బెండ్రీకి రూ.76కోట్లు అడిగాము కానీ ఏమీ ఇవ్వలేదు. ఫిషరీస్‌కి రూ.285కోట్లు అడిగితే ఏమీ ఇవ్వలేదు. నేను, డెప్యూటీ సియం మహ్మూద్ అలీ గారు, డెప్యూటీ సియం కడియం శ్రీహరి గారు, ఫైనాన్స్ మినిస్టర్ రాజేందర్ గారు అందరమూ కలిసి స్వయానా గౌరవనీయులు కేంద్ర మంత్రి రాధామోహన్‌సింగ్ గారిని కలిసి మెమోరాండమ్ ఇచ్చాం. ఆయన పాజిటివ్‌గా స్పందించి, ఎక్కువ మొత్తం ఇస్తామనే మాట చెప్పారు. కానీ ఏవో కారణాల వల్ల రూ.790కోట్లకి కుదించబడింది. ఇది వచ్చే లోపల ఎండాకాలం వచ్చింది. గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు చీఫ్ సెక్రటరీ గారిని పిలిపించి... గ్రామీణ ప్రాంతాలలో, పట్టణ ప్రాంతాలలో, హైదరాబాదులో మంచినీటి సమస్య ఉండకూడదు, చర్యలు తీసుకోమని చెబితే , కేంద్రం నుంచి ఆ నిధులు వచ్చే కంటే ముందే, రూ.550కోట్లు మంచినీటికి ఖర్చు పెట్టాం. కరువు వచ్చింది కాబట్టి యానిమల్ హజ్‌బెండ్రీ డిపార్టుమెంటు ద్వారా గడ్డి విత్తనాలకు, కటింగ్ మిషన్స్‌కి,

నీటి తొట్లు కట్టుకోవడానికి రూ.30కోట్లు ఖర్చు చేశాం. కేంద్రం నుంచి నిధులు వచ్చేంత వరకు మేము వేచి చూడలేదు . తర్వాత ఆ డబ్బు వచ్చింది, ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ క్రింద వచ్చిన రూ.702కోట్లను రైతుల ఖాతాలలో జమ చేస్తున్నాం.

నకిలీ విత్తనాల గురించి చర్చ వచ్చింది. ఖమ్మం, వరంగల్, నల్గొండ, జోగులాంబ గద్వాల్ జిల్లా వంటి నాలుగు జిల్లాలలో ఈ సమస్య వచ్చింది. వెంటనే జిల్లా కలెక్టర్లు టీములను పంపించారు, ఇక్కడి నుంచి కూడా రాష్ట్రస్థాయి టీములను పంపించాం. సర్వే చేసి, నష్టాలను అంచనా వేసి, జరిగిన పొరపాట్లు గుర్తించి ఇప్పటి వరకు 135 మంది విత్తన డీలర్ల లైసెన్సులను క్యాన్సిల్ చేశాం. హైదారాబాదులో సెంట్రల్ లైసెన్సులుంటాయి, అలాంటివి తొమ్మిది క్యాన్సిల్ చేశాం. 17మంది మీద క్రిమినల్ కేసులు పెట్టాం. నకిలీ విత్తనాలు సరఫరా చేసిన వాళ్ల మీద ఇంతవరకు రాష్ట్రంలో పి.డి. యాక్టు క్రింద కేసులు పెట్టలేదు. కానీ మొట్టమొదటిసారిగా మేము ఐదుగురి మీద పి.డి. యాక్టు క్రింద కేసులు బుక్ చేశాం. కొన్ని కంపెనీల ద్వారా రైతులకు నష్టపరిహారం ఇప్పించే కార్యక్రమం కొనసాగుతోంది. నేను మొన్న కూడా చెప్పాను. ప్రత్యేకంగా ఖమ్మం జిల్లాలో 2556 మంది రైతులకి ఏ కంపెనీ అయితే నకిలీ విత్తనాలు ఇచ్చిందో ఆ కంపెనీ ద్వారా నష్టపరిహారం ఇప్పించాం. ఒక ఎకరానికి పది గ్రాముల ప్యాకెట్లు పది అవసరమైతే, పది గ్రాముల ప్యాకెట్‌ను రైతుల కొన్నది రూ.340 నుంచి రూ.350లైతే, పెనాల్టీ క్రింద ప్రతి ప్యాకెట్‌కి రూ.600ల చొప్పున రూ.1,57,65,000 లను 2556 మంది రైతులకు ఆ కంపెనీల నుంచి నష్టపరిహారం ఇప్పించాం. ఇంత పెద్ద మొత్తంలో నష్టపరిహారం ఇప్పించింది మన రాష్ట్రంలో మొదటిసారి . మిగిలిన వాటి మీద కూడా చర్యలు తీసుకుంటాం. ఎంత పెద్ద వాళ్లయినా సరే ఎవ్వరినీ వదలిపెట్టం . గతంలో కూడా ఇలా జరిగింది, కొన్ని కేసులు బుక్ అయ్యాయి. 99వేల క్వింటాళ్ల విత్తనాలను సీజ్ చేశాం, అవన్నీ ప్రభుత్వ అధీనంలో ఉన్నాయి. నకిలీ విత్తనాల విషయంలో ఎవ్వరినీ వదలిపెట్టం, తగు చర్యలు తీసుకొని వాళ్లను శిక్షిస్తాం.

మైక్రో ఇరిగేషన్ – మన దగ్గర ఉన్నవన్నీ బోర్‌వెల్సే. తక్కువ నీటితో ఎక్కువ పంట పండించాలనే ఉద్దేశంతో రైతాంగాన్ని ప్రోత్సహించేందుకు కొన్ని మార్పులు తీసుకొచ్చాం. టిఆర్‌యస్ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి రాగానే గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు మమ్ముల్నందరినీ పిలిచి.. కొన్ని నిబంధనలున్నాయి, వాటిని సడలించాలని మాకు, మా అధికారులకు ఆదేశాలిచ్చారు. అప్పటి వరకు ఒక రైతుకు ఒక హెక్టారుకే సబ్సిడీ ఉండేది. అది కూడా ఒక లక్ష రూపాయల వరకు మాత్రమే సబ్సిడీ ఉండేది. ఒక హెక్టారంటే సుమారుగా రెండున్నర ఎకరాలు. రెండున్నర ఎకరాల నుంచి పన్నెండు ఎకరాలకు పెంచాము. యస్సీ, యస్టీ రైతులకు నూటికి నూరు శాతం సబ్సిడీ వస్తుంది. ఒకవేళ యస్సీ/ యస్టీ రైతుకి 12ఎకరాల పొలం ఉంటే రూ.6లక్షల సబ్సిడీ వస్తుంది. బి.సి. రైతులకు ఇది వరకు సబ్సిడీ లేదు. ఇప్పుడు 90 శాతం సబ్సిడీ ఇచ్చాం. సన్న, చిన్నకారు రైతులకు సంబంధించి ఏ కులమైనా, ఏమతమైనా 90శాతం, మిగతా రైతులకు 80 శాతం సబ్సిడీ ఇస్తున్నాం. మొదటిసారి ఇంత పెద్ద ఎత్తున సబ్సిడీ ఇచ్చాం. పదేళ్ల తర్వాత పైపులు చెడిపోతే ఇది వరకు ఇచ్చేవాళ్లు కాదు, ఇప్పుడు దాన్ని పదేళ్ల నుంచి ఐదేళ్లకు కుదించాం. ఈస్కీము బాగుందని చాలా మంది రైతులు ఆసక్తి చూపిస్తున్నారు. 2014-15, 2015-16, 2016-17 వరకు ఇచ్చినటువంటి టార్గెట్లను పూర్తి చేసుకున్నాం. కానీ అప్లికేషన్స్ చాలా పెద్ద సంఖ్యలో ఉన్నాయి. 1.26 లక్షల దరఖాస్తులున్నాయి. ఏ సంవత్సరమైనా 35వేల నుంచి 40వేల హెక్టార్లను పూర్తి చేస్తాం. కానీ ఈ సబ్సిడీ బాగుంది, బిసి లకు సబ్సిడీ ఇస్తున్నాం, పరిమితి ఒక హెక్టారు నుంచి ఐదు హెక్టార్లకు పెంచాం కాబట్టి రైతులు ఆసక్తి చూపిస్తున్నారు. 1.26లక్షల దరఖాస్తులు పెండింగులో ఉన్నాయి. గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి ఆదేశాల ప్రకారం నాబార్డుకి దరఖాస్తు పంపిస్తే, రూ.874కోట్లు నాబార్డు రుణం క్రింద వచ్చిందని తెలియజేస్తున్నాను. దీనికి తోడుగా నాన్ సబ్సిడీ పోర్షన్ క్రింద రూ.92కోట్లు లబ్ధిదారులు కడతారు. ఇంకొక రూ.1026కోట్లు రాష్ట్ర ప్రభుత్వం కట్టి రూ.1092కోట్లతో మాదగ్గర ఇంతవరకు ఉన్న పెండింగు దరఖాస్తులను మొత్తం ఈ సంవత్సరమే క్లియర్ చేస్తామని తెలియజేస్తున్నాను. ఈ సంవత్సరం నాబార్డు రుణం గానీ, కేంద్ర రాష్ట్ర ప్రభుత్వాల నిధులు కలుపుకొని సుమారుగా రూ.1300కోట్ల పైచిలుకుతో మైక్రో ఇరిగేషన్ కార్యక్రమం జరుగుతుంది. ఈవిధంగా జరగడం ఇది మొదటిసారి.

అధ్యక్షా, పాలీహౌస్ స్కీము చాలా మంచి స్కీము. రైతులకు, నిరుద్యోగ యువకులకు చాలా చక్కటి ప్రోగ్రాము. ప్రకృతితో సంబంధం లేకుండా చక్కటి పంటలు పండుతాయి. దీని ద్వారా నాణ్యమైన పంటలు పండుతున్నాయి. గతంలో రాష్ట్ర ప్రభుత్వాలు పాలీహౌస్ స్కీమును ప్రోత్సహించలేదు. ఇది వరకు కేంద్రం నుంచి యంఐడిహెచ్ ప్రోగ్రాము క్రింద 50శాతం సబ్సిడీ ఇచ్చేవారు. కానీ సంవత్సరానికి ఒక జిల్లాకు రెండు ఎకరాలు, మూడెకరాల వరకు మాత్రమే ఇచ్చేవారు. ఈ ప్రోగ్రాము 2005లో మొదలైంది. టిఆర్‌యస్ ప్రభుత్వం అధికారంలోకి వచ్చే నాటికి కేవలం 129.32ఎకరాలకు రూ.24.72కోట్లు మాత్రమే వచ్చింది. గౌరవ

ముఖ్యమంత్రిగారు స్వయానా రైతు కాబట్టి పాలీహౌస్ వల్ల వచ్చే లాభాలేమిటో తెలుసు కాబట్టి దీన్ని ప్రోత్సహించాలని నిర్ణయం తీసుకొన్నారు. గతంలో సబ్సిడీకి సంబంధించి ఒక ఎకరం వరకు మాత్రమే సీలింగు ఉండేది. ఆ ఒక ఎకరాన్ని మూడెకరాలకు పెంచి సబ్సిడీని 50శాతం నుంచి 70శాతం వరకు పెంచి ఈ మూడు సంవత్సరాలలో 1005ఎకరాలకు రైతులకు శాంక్షన్ ఇచ్చామని తెలియజేస్తున్నాను. ఈవిధంగా పెద్ద మొత్తంలో ఇవ్వడం ఫస్ట్ టైమ్. హర్యానా నుంచి అధికారుల టీము మన రాష్ట్రానికి వచ్చి ... చాలా సంవత్సరాల నుంచి మాదగ్గర ఈస్కీమును అమలు చేస్తున్నాం, కానీ మేము ఒక సంవత్సరానికి 100 నుంచి 150 ఎకరాలు కూడా చేయలేకపోతున్నాం, మీరు మూడు సంవత్సరాలలోనే 1005 ఎకరాలకు ఏవిధంగా చేస్తున్నారు, ఇది చాలా గొప్ప విషయమని మెచ్చుకున్నారు. 1005 ఎకరాలకు సంబంధించి మేము రైతులకు శాంక్షన్ ఇచ్చాం. ఇప్పుడు 600 ఎకరాలలో పంట ఉంది, మిగతా 400 ఎకరాలలో నిర్మాణాలు జరుగుతున్నాయి. దీనికి చాలా మంది రైతులు ముందుకొస్తున్నారు. వివిధ జిల్లాలలో చాలా మందికి ఈ స్కీము క్రింద సహాయం చేశాం.

గౌరవ సభ్యులు మినిమమ్ సపోర్టు ప్రైస్ గురించి అడిగారు. ఇది రైతాంగానికి చాలా ముఖ్యమైంది. మినిమమ్ సపోర్టు ప్రైస్ నిర్ణయించడానికి కేంద్రానికి మాత్రమే అధికారం ఉంది, రాష్ట్రాలకు లేదు. రాష్ట్రాలు రికమెండ్ చేస్తాయి, కేంద్రం నిర్ధారిస్తుంది. రాష్ట్రాలు రికమెండు చేసిన దాని ప్రకారంగా కేంద్రం ఇవ్వడం లేదు. ఉదాహరణకి 2016 సంవత్సరంలో ఖరీఫ్‌కి సంబంధించి ఆయా ధాన్యానికి రాష్ట్ర ప్రభుత్వం రికమెండ్ చేసిన మినిమమ్ సపోర్టు ప్రైస్ వివరాలు కొన్ని చెబుతాను, అన్నీ కాదు. ప్యాడీ ఎ గ్రేడుకి క్వింటాలుకి రూ.3900 లు ఇవ్వమన్నాం, కానీ వాళ్లు ఇచ్చింది రూ.1020లు మాత్రమే. బి గ్రేడుకి క్వింటాలుకి రూ.3100లు అడిగితే వాళ్లు ఇచ్చింది రూ.1475. మొక్కజొన్నకి రూ.2800లు అడిగితే వాళ్లు ఇచ్చింది రూ.1365, సోయాబీన్‌కి రూ.4735 అడిగితే వాళ్లు ఇచ్చింది రూ.2775లు, కాటన్‌కి రూ.8వేలు అడిగితే వాళ్లు ఇచ్చింది రూ.4160లు మాత్రమే. ఈవిధంగా మినిమమ్ సపోర్టు ప్రైస్ మేము అడిగినంత వాళ్లు ఇవ్వలేదు. ఏదైతే కేంద్ర ప్రభుత్వం నిర్ణయించిందో ఆ ధరకి ధాన్యాన్ని కొంటున్నాం. రాష్ట్రంలో కలెక్టర్లు, జాయింట్ కలెక్టర్లకు ఆదేశాలు ఇచ్చి, సివిల్ సప్లైస్ మినిస్టర్ ఆదేశాల మేరకు దాదాపు 2025 కొనుగోలు కేంద్రాలను ఏర్పాటు చేశాం. ఆ కేంద్రాలలో ప్యాడీ, సోయాబీన్, మెయిజ్, గ్రీన్ గ్రామ్, బ్లాక్ గ్రామ్ కొనుగోలు చేశాం. రెడ్‌గ్రామ్ పంట పూర్తిగా రాలేదు, కొంత వచ్చింది, దాన్ని కూడా కొన్నాం. కేంద్రం నిర్ణయించిన మినిమమ్ సపోర్టు ప్రైస్‌కే ఇవన్నీ కొనుగోలు కేంద్రాల ద్వారా కొంటున్నాం.

ప్రధానమంత్రి ఫసల్ యోజన బీమా పథకం – ఇదొక కొత్త స్కీము. గౌరవ సభ్యులు వినాలి, మీకు అర్థమైతే గ్రామాలకు వెళ్లి దీని గురించి ప్రచారం చేయవచ్చు. ప్రధానమంత్రి ఫసల్ యోజన క్రింద మూడు స్కీములున్నాయి. ఒకటి – ప్రధానమంత్రి ఫసల్ బీమా యోజన రెండు – Weather based crop insurance scheme, మూడు – Unified Package Insurance Scheme. ఈ మూడు స్కీములను మేము వెల్‌కమ్ చేస్తున్నాం. కేంద్రప్రభుత్వం చాలా రోజుల తర్వాత ఒక మంచి నిర్ణయం తీసుకుంది. అధ్యక్షా, ఈ శాసన మండలిలోనే తమరి అధ్యక్షతన గతంలో ఒక తీర్మానం చేశాం. గ్రామం యూనిట్‌గా కాదు, మండలం యూనిట్‌గా కాదు, రైతును యూనిట్‌గా తీసుకోవాలని కోరుతూ ఇక్కడ తీర్మానం చేశాం. అదే విధంగా శాసనసభలో కూడా చేశాం. ఆ తీర్మానాన్ని కేంద్రానికి పంపించాం. ఢిల్లీలో ఒక మీటింగుకు వెళ్లినపుడు ఆయా రాష్ట్రాల వ్యవసాయ శాఖామంత్రులను కూడా మేము కోరాం, మీరు కూడా మాలాగా కేంద్రానికి తీర్మానం చేసి పంపండి, దానిపై కేంద్రం ఆలోచన చేస్తుందని చెప్పాం. కానీ వాళ్లు పంపించినట్లు లేదు. కానీ గౌరవ ప్రధానమంత్రిగారు, గౌరవ కేంద్ర వ్యవసాయశాఖామంత్రి గారు మన తీర్మానాన్ని ఆమోదించి, వడగండ్ల వాన, పంట నీటిలో మునిగిపోతే, పంట కోసి ఆరబెట్టినపుడు ఆనీళ్లతో మునిగిపోతే, తెలంగాణ ప్రాంతంలో ఈ మూడు నష్టాలకు రైతును యూనిట్‌గా కేంద్ర ప్రభుత్వం ఈ పాలసీని మార్చి అనుమతి ఇచ్చిందని తెలియజేస్తున్నాను. ఎక్కడా లేదు, ఇది మొదటిసారి .

అధ్యక్షా, మొన్న సెప్టెంబరులో వచ్చిన వానల వల్ల కొన్ని ప్రాంతాలలో వాటర్ లాగింగ్ అయింది. మరి కొన్ని ప్రాంతాలలో పంట కోసిన తర్వాత కొంత నష్టం జరిగింది. అంటువంటివన్నీ సర్వే చేశాం. ఇన్సూరెన్స్ కంపెనీలతో నేను మాట్లాడితే – ఈ ఫసల్ బీమా యోజన క్రింద రైతు యూనిట్‌గా తెలంగాణ రైతాంగానికి రూ.200కోట్లకు పైగా ఇన్సూరెన్స్ క్లైయిమ్స్ రాబోతున్నాయని తెలియజేశారు. ఈ ఫసల్ బీమా యోజనతోబాటు మరొక స్కీము ఉంది. దీని క్రింద రాష్ట్రంలో జిల్లాల వారీగా ఏ జిల్లాలో ఏ క్రాప్ మేజర్‌గా పండుతుందో దాన్ని ఎంపిక చేస్తారు. ఉదాహరణకు నిజామాబాదు జిల్లాలో రైస్, మెదక్ జిల్లాలో మొక్కజొన్న, వరంగల్ జిల్లాలో కాటన్... ఇలా మేజర్ క్రాప్‌ను సెలెక్ట్ చేసి ఆ ఒక్క పంటకి మాత్రం గ్రామాన్ని యూనిట్‌గా తీసుకుంటారు. మిగతా పంటలకు మండలాన్ని యూనిట్‌గా తీసుకుంటారు. నష్టపోతే ఏ గ్రామంలో ఉండే పంటకి ర్యాండమ్‌గా

నాలుగు శ్యాంపిల్స్ తీసుకుంటారు. తీసుకున్న శ్యాంపిల్స్‌ను యావరేజ్ చేస్తారు. ఆ గ్రామంలో గత ఐదు సంవత్సరాల క్రితం ఈ క్రాప్ యావరేజ్ ఈల్డింగ్ ఎంత వచ్చిందో అది లెక్క కడతారు.

12.00 మ. ఉదాహరణకు గత ఐదు సంవత్సరాలలో క్రాప్ కటింగ్ శాంపిల్స్ యావరేజ్‌గా వెయ్యి కిలోలు ఉందనుకుంటే, ఇప్పుడు ఈ నాలుగు ర్యాండమ్ శాంపిల్స్ నాలుగు వందల కిలోలు అవుతాయి. దాని గ్యారంటీ ఈల్డ్‌ని 80శాతం క్రింద లెక్క గట్టినాలుగు వందల కిలోలు వచ్చిన దానికి గ్యారంటీ ఈల్డ్ 1000కిలోలలో 800 కిలోలు తీసుకొని 400కేజీలకు ఈ నష్టపరిహారం వస్తుంది. దీనినే శాసనసభలో కూడా చెప్పాను. ఈ నిబంధనను కొద్దిగా వెసులుబాటు చేయాలి. అలాగే గౌరవ సభ్యులు శ్రీ ఎన్. రామచంద్రరావు గారు చెప్పినట్లు ఏ జిల్లాకు ఏ క్రాప్ తీసుకోవాలనే విషయంపై State level లో ఒక కమిటీ ఉంది. దానినిబట్టి ఎక్కడ ఏ పంట వేయాలనేది మార్చుకోవచ్చు.

అలాగే Unified Package Insurance Scheme(UPIS) అని కేంద్ర పథకం ఉంది. దానిని పైలెట్ ప్రాజెక్టు క్రింద ఒక్కొక్క రాష్ట్రానికి ఒక్కొక్క జిల్లాకి ఇచ్చారు. అందులో ఉన్నటువంటిది మంచి ఏమిటంటే, Crop Insuranceతోపాటు రైతుకు ఆరు ఐటెమ్స్ ఉన్నాయి.

1. Loss of life
2. Accidental disability
3. Students safety
4. Household
5. Agriculture Implements
6. Tractor

Crop Insurance తోపాటు వీటిలో నష్టపోయినా కూడా బీమా వర్తిస్తుంది. ఉదాహరణకు Loss of Life క్రింద, సంవత్సరానికి రూ.330/- కట్టి, 18 నుండి 70సంవత్సరాలు ఉన్నటువంటి వారు నేచురల్‌గా చనిపోతే, అటువంటి వారికి రూ.2లక్షలు ఇస్తారు. కేవలం సంవత్సరానికి రూ.12/-లు ప్రీమియం కట్టి, ప్రమాదంలో మరణిస్తే - రూ.2లక్షలు ఇస్తారు. ఒకవేళ ప్రమాదంలో రెండు కళ్లు, రెండు చెవులు, రెండు కాళ్లు పోతే - రూ.2లక్షలు. అలాగే పాక్షిక వైకల్యం పొందితే - రూ.1లక్ష చెల్లించబడుతుంది. Students safety క్రింద రూ.75/-లు ప్రీమియం చెల్లించి, విద్యార్థి తల్లి గానీ తండ్రి గానీ మరణిస్తే - రూ.50వేలు ఆ విద్యార్థి ఖాతాలో వేస్తారు. Household క్రింద సంవత్సరానికి రూ40/- ప్రీమియం చెల్లిస్తే, వారిలో ఏదైనా ఇల్లు ప్రకృతి వైపరీత్యాలతో కాలిపోయినా, అకాల వర్షాల వల్ల కూలిపోయినా దానిక్రింద - రూ.50వేలు ఇస్తూ ఒకవేళ ఆ ఇంటిలోని ఏదైనా సామాను చెడిపోతే రూ.20వేలు కూడా ఇస్తారు. అదేవిధంగా Agriculture implements క్రింద కూడా కొంత అమౌంటు వస్తుంది. అలాగే ట్రాక్టర్ క్రింద సంవత్సరానికి రూ.2,730/- ప్రీమియం చెల్లిస్తే, దాని మోటర్స్ గానీ, స్టార్టర్స్ గానీ కాలిపోతే దానికి నష్టపరిహారం లెక్క కట్టి దాని క్రింద కూడా కొంత అమౌంటు వస్తుంది. ఈ పథకాన్ని నేను స్వాగతిస్తున్నాను. అయితే పైలెట్ జిల్లాను రాష్ట్రానికి ఒకటి పెట్టాలి కాబట్టి మన రాష్ట్రంలో నిజామాబాద్ జిల్లాను ఎన్నుకోవడం జరిగింది. అందులో భాగంగా నిజామాబాద్ జిల్లాలో 80వేల మంది ఈ పథకానికి ప్రీమియం చెల్లించడం జరిగింది.

Seed Act:

సీడ్ యాక్ట్ కేంద్ర పరిధిలోనిది. 1966లో విత్తన చట్టానికి కేంద్రం ఆమోదం తెలిపింది. 1968లో కొన్ని రూల్స్ మార్చారు. 1983లో Seed Control Order ఇచ్చారు. కానీ, ఈ చట్టం ప్రకారం రైతుకి అంత లాభం లేదు. పంట నష్టపోతే నష్టపరిహారం ఇచ్చే సెక్షన్ ఇందులో లేదు. అందులో ఏముందంటే, విత్తనం ఇచ్చిన కంపెనీ వాడు మొదటి తప్పు చేస్తే రూ.500/- జరిమానా, రెండవసారి తప్పు చేస్తే రూ.1000/- జరిమానా వేస్తారు. ఇందులో అంతకంటే ఏమిలేదు. దీనికి అమెండ్‌మెంట్ చేయాలని 2004లో చెప్పినప్పటికీ, అది ఇప్పటివరకు పార్లమెంటులోనే పెండింగ్‌లో ఉంది. గతంలో కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం హయాంలో కొన్ని పంటలకు నష్టపరిహారం చెల్లించడానికి దీనిని చూపించారు. కానీ, విత్తన కంపెనీ వారు కోర్టుకి స్టేకు వెళ్లి ఇది చట్టానికి విరుద్ధమని ఇంజెక్షన్ ఆర్డర్ తీసుకువచ్చారు. దాంతో రైతులకు నష్టపరిహారం రాలేదు. ఈ నష్టపరిహారం విషయంలో కేంద్ర ప్రభుత్వంలో ఉన్నప్పటికీ, రాష్ట్ర ప్రభుత్వం కూడా కొంత సమగ్రమైన చట్టాన్ని రూపొందించాలనే ఆలోచనతో "తెలంగాణ వ్యవసాయదారుల విన్నపాల చట్టం-2016" పేరుతో మేము డ్రాఫ్టు తయారు చేశాము. ఇందులో వ్యవసాయదారుడు విత్తనాల కంపెనీ వద్ద విత్తనాలు కొని పంట వేసినప్పుడు రైతు పంట నష్టపోతే విత్తన కంపెనీ వారినుండి నష్టపరిహారం ఇచ్చే విధంగా చట్టం తేవాలని చూస్తున్నాము. మేము డ్రాఫ్ట్ తయారు చేసి లా డిపార్టుమెంటుకి పంపించడం జరిగింది. లా డిపార్టుమెంట్‌వారు క్లియరెన్స్ ఇస్తే దానికి చట్ట బద్ధత తీసుకురావడానికి మన చట్ట సభల్లో ప్రవేశపెట్టాలని ఆలోచిస్తున్నాము.

Establishment of COE(Center of Excellancy) :

ఇందులో రెండు విషయాలు ఉన్నాయి. వీటిని గురించి చెప్పిన తరువాత గౌరవసభ్యులు ఏమైనా సూచనలు ఇవ్వాలని కోరుతున్నాను. జీడిమెట్లలో 10ఎకరాల స్థలంలో రూ.9కోట్లు వెచ్చించి ఆధునీకీకరణ పద్ధతుల్లో, కొత్త సాంకేతికమైన సలహాలతో కూరగాయలు, పువ్వులను ఎలా పండించాలో రైతులకు నేర్పడానికి దానిని అక్కడ ఏర్పాటు చేసుకుంటున్నాము. అది ఇంకా నిర్మాణంలోనే ఉంది. ఈమధ్యనే కేంద్రం నుండి ఒక టీమ్ వచ్చి దానిని పరిశీలించి చాలా బ్రహ్మాండంగా ఉందని చెప్పి వెళ్లిపోయారు.

అలాగే ఇంకొక సెంటర్‌ని ములుగు గ్రామంలో నిర్మిస్తున్నాము. అది ప్రత్యేకంగా పండ్ల పెంపకాన్ని తెలుసుకోడానికి నిర్మిస్తున్నాము. పండ్లను ఏవిధంగా పండించుకోవాలి, దిగుబడి ఎలా పెంచుకోవాలి, ఎక్కువ లాభాలు ఎలా పొందాలనే విషయంలో అక్కడ శిక్షణను ఇస్తాము. పాలీహౌస్ ఎలా కట్టుకోవాలి, ఎలా పంట పండించాలనే విధానంలో ఇక్కడా, అక్కడా రైతులకు శిక్షణను ఇస్తాము. ఆ విధంగా ఆ కార్యక్రమం కొనసాగుతోంది.

అధ్యక్షా, రైతులకు సాగునీరు కూడా అందిస్తున్నాము. అలాగే, మన రాష్ట్రంలో దాదాపు ఒక కోటి ఎకరాల వరకు సాగు భూమి ఉందని అంచనా. దీనికి సరిపడ వెట్ ల్యాండ్ అయితే 10 హెక్టార్లకి ఒక శాంపుల్‌గా ఉంది. డ్రై లాండ్ అయితే ఒక హెక్టార్‌కి శాంపుల్‌గా ఉంది. దీనికి సుమారుగా లెక్క కడితే 10 లక్షల శాంపుల్స్ వరకు కావలసి ఉంటుంది. 2015-16, 2016-17 రెండు సంవత్సరాలను డివైడ్ చేసి దాదాపుగా పూర్తి చేస్తున్నాము. కొన్ని రోజుల్లోనే మొత్తం 10 లక్షల శాంపుల్స్‌ను పూర్తి చేస్తాము. ఇప్పటికే రైతులందరికీ కూడా హెల్త్ కార్డులు ఇచ్చాము. మిగిలిన వారికి కూడా పూర్తి శాంపుల్స్‌ను చెక్ చేసి హెల్త్ కార్డులు ఇస్తాము. ఎందుకంటే, సాయిల్ హెల్త్ కార్డు వల్ల ఆ రైతులకు వచ్చే ప్రయోజనం ఏమిటంటే – ఆ భూముల్లో ఏ ఏ పంటలను వేసుకోవచ్చు, ఏ పంట వేస్తే ఫలితం బాగా వస్తుంది మొదలైన విధానాలలో చెప్పడానికి అవకాశం ఉంటుంది. కాబట్టి, ఈ సాయిల్ హెల్త్ కార్డులను కూడా సాంకేతికంగా రూపొందించి రైతులకు అందుబాటులోకి తీసుకువస్తాము.

అధ్యక్షా, ఇందులో ప్రత్యేకంగా మ్యాక్రోకు సంబంధించి పొటాషియం, నత్రజని, భాస్వరం ఎంత మేరకు భూమిలో ఉన్నాయనేది పరీక్షచేస్తాము. మైక్రో లెవెల్‌కు సంబంధించి – జింకు, కాపర్, మెగ్నీషియం, ఇనుము లెవెల్స్ ఎంతవరకు ఉన్నాయనేది ఇందులో పరీక్షలు జరుగుతాయి. వాటి ద్వారా హెల్త్ కార్డులను తయారు చేసి, రైతులకు వారి వారి భూములలో ఏ ఏ పోషకాలు తక్కువగా ఉన్నాయో వాటికి అనుగుణంగా ఏ ఏ పంటలను వేసుకోవాలి, ఏ ఏ పంటలు వేసుకోకూడదు అనే విషయాలకు సంబంధించి ఒక హెల్త్‌కార్డును రూపొందించి ఇవ్వడం జరుగుతుంది. అవన్నీ ఇప్పుడు ప్రాసెస్‌లో ఉన్నాయి. ఇప్పటికే చాలావరకు రైతులను ఈ హెల్త్ కార్డులను అందించాము. Number of samples collected : 914000 out of 10 lakhs, Number of Soil Health Cards distributed : 22700, Number of samples analyzed : 771000 ఇంక మిగిలినవి కూడా ప్రాసెస్‌లో ఉన్నాయి. ఇవన్నీ కూడా ఎక్కువ శాతంలో ఉండేటట్లుగా చేస్తున్నాము. కేంద్రప్రభుత్వాన్ని కూడా సాయిల్ హెల్త్ ల్యాబ్‌లకు సబంధించి ఎక్కువగా మంజూరు చేయాలని కోరాము. మనకు కూడా జిల్లాలు పెరుగుతాయి కాబట్టి ఇటువంటివి పెడితే మనరైతులకు ఎక్కువ ఉపయోగంగా ఉంటుంది.

అధ్యక్షా, స్పైస్ పార్క్‌కు సంబంధించి చూసినట్లయితే ప్రతి ఒక్క రాష్ట్రానికి ఈ పార్కు ఉండాలనేది కేంద్రప్రభుత్వ ఉద్దేశం. దానికి అనుకూలంగా మేము కేంద్రానికి కూడా లేఖలు పంపితే, సంబంధిత అధికారులు వచ్చి, పరిశీలించి, డిపిఆర్‌ను తయారు చేశారు. వాటన్నింటిని మరల కేంద్రానికి పంపించాము. ఈ పార్కుకు సంబంధించిన డబ్బులు కేంద్ర ప్రభుత్వమే ఇవ్వాలి. అందుకోసం మేము లేఖలను కూడా కేంద్రానికి వ్రాశాము. నేను స్వయంగా ఢిల్లీకి వెళ్ళి కేంద్ర మంత్రి శ్రీమతి నిర్మలా సీతారాం గారిని కలిసి మాట్లాడితే ఆవిడ సరేనన్నారు. ఆ తరువాత కేంద్రం ద్వారా నిధులు ఇవ్వడం లేదని, రాష్ట్రమే ఏర్పాటు చేసుకోవాలని వారు లేఖలు పంపారు.

ఆ పార్కుని నిజామాబాద్ జిల్లా బాల్కొండ ఏజెన్సీ జాతీయ రహదారికి దగ్గరగా ఏర్పాటు చేశాము. దానికి బ్రాడ్‌గేజ్ లైన్ కూడా దగ్గరలోనే ఉంటుంది. అక్కడ 42 ఎకరాల స్థలం తీసుకుని దాని కొరకు దాదాపుగా రూ.30.82కోట్ల నిధులను మంజూరు చేయడం జరిగింది. అందులో నుంచి ఈ సంవత్సరానికి పదిహేను కోట్ల రూపాయలను కేటాయించుకోగా, వాటిలో ఐదు కోట్ల రూపాయలను విడుదల చేసి, వాటిని Telangana State Industrial Infrastructure Corporationకు ఇచ్చాము. త్వరలోనే ఆ పార్కులో రోడ్లు, లైట్లు మొదలైనటువంటి మౌలిక సదుపాయాల పనులను ప్రారంభిస్తాము. అక్కడ స్పైస్ పార్కు వలన ఆ స్థలంలో మనము పసుపుకు సంబంధించిన అన్ని పనులను చేసుకోవచ్చు. రకరకాల ఉత్పత్తులను తయారు చేయడానికి అవకాశాన్ని ఆ పార్కులో కలిగిస్తున్నాము. దానివల్ల పసుపుకు ఎక్కువ ధర రావడానికి అవకాశం ఉంది.

అంతేగాకుండా, మనకు సేలం నుండి క్రొత్త రకం పసుపు వచ్చింది. ఆ పసుపు యొక్క విధానం ఏమిటంటే – ఒక ఎకరంలో పసుపు పంట పండించాలంటే మామూలు పసుపు అయితే దాదాపు 10 క్వింటాళ్ళ విత్తనం అవసరం ఉంటుంది. ఆ 10 క్వింటాళ్ల పంట వేస్తే, దిగుబడి దాదాపు 20-28 క్వింటాళ్ళ వరకు వస్తుంది. ఈ పంటను నిజామాబాద్ జిల్లాలో ఆర్మూర్, బాల్కొండ మొదలైన ప్రాంతాల్లో ఈ పంటను ఎక్కువగా పండిస్తారు, దానికి పెట్టుబడి కూడా ఎక్కువగా ఉంటుంది, పసుపు శాతం చాలా తక్కువగా ఉంటుంది. అంటే దాదాపు 2.5 శాతం వరకు మాత్రమే ఉంటుంది.

అదేవిధంగా సేలం పసుపుకు సంబంధించి ఆదిలాబాదు జిల్లాలోని దస్నేరా గ్రామంలో ఒకరైతు ఈ పంటను పండిస్తున్నారంటే నేను అక్కడకి వెళ్ళి చూశాను. అక్కడ ఉన్న ఇతర రైతులతో కూడా ఒక సమావేశాన్ని ఏర్పాటు చేశాము. దాదాపుగా 7,600 మంది వరంగల్, నిజామాబాద్, కరీంనగర్, మెదక్ నుంచి రైతులు ఈ సమావేశానికి వచ్చారు. ఆ సేలం పసుపు వల్ల వచ్చే లాభం ఏమిటంటే – 10 క్వింటాళ్ళ విత్తనాల బదులు 2 క్వింటాళ్ళ విత్తనాలను పెట్టవచ్చు. దిగుబడి విషయంలో మామూలుదైతే దాదాపు 25 క్వింటాళ్లు వస్తుంది. సేలం ప్రాంతపు పసుపు వాడితే 40 నుండి 50 క్వింటాళ్ల వరకూ దిగుబడి వస్తుంది.

రైతులందరూ ఇది బాగుందని చెబితే, అప్పటికప్పుడు నిర్ణయం తీసుకుని వారికి ఆ పసుపు విత్తనాల కొరకు కోటి రూపాయల వరకూ సబ్సిడీ ఇచ్చాము. రైతులు దానికి ఆసక్తి పొంది మద్రాసు దగ్గర సేలం ప్రాంతాన్ని చూసి వస్తానంటే రెండు బస్సులను ఏర్పాటు చేసి వారిని పంపించాము. వారు వారం రోజులు అక్కడ సందర్శించి అక్కడ పసుపు బ్రహ్మాండంగా ఉందని కొని తెచ్చుకున్నారు. ఇక్కడ మన పసుపు ధర రూ.6వేలు ఉంటే అక్కడ పసుపు ధర రూ.10వేలు ఉంటుంది. దానిలో పసుపు శాతం ఎక్కువగా ఉండడం వలన ధర కూడా ఎక్కువగా ఉంటుంది. కాబట్టి, దానిని కూడా ప్రోత్సహించి ఎవరైతే రైతులు ఆ పసుపును పండిస్తారో ఆ మొత్తం పసుపును విత్తనాల రూపంలో సబ్సిడీలో ఇప్పించి రైతులకు కూడా లాభం చేకూరుస్తాము.

అధ్యక్షా, ఏ ప్రభుత్వమైనా, ఏ నాయకుడైనా అందరం రైతు బిడ్డలమే. రైతు బ్రతికి ఉంటేనే మనం బ్రతుకుతాము. రైతు లేనిదే రాజ్యం లేదు. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు కూడా రైతే కాబట్టి, ఏమి చేస్తే రైతుకు లాభం చేకూరుతుందనే విషయంలో ఎప్పటికప్పుడు చర్చించి మాకు ఆదేశాలిస్తారు. ఒక్కమాటలో చెప్పాలంటే గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు రైతు పక్షపాతి. ఎందుకంటే, చాలా సార్లు నేను వారితో మాట్లాడాను కాబట్టి చెప్పగలను. వారు చెప్పిన విధంగానే కార్యక్రమాలన్నింటిని నిర్వహిస్తున్నాము.

అధ్యక్షా, సభ్యులు మాట్లాడుతూ ప్రొడక్షన్ గురించి చెప్పారు. పొడక్షన్ తగ్గిన మాట వాస్తవమే. 2013-14వ సంవత్సరంలో వర్షపాతం సాధారణంగా 715mm పడాల్సింది 851mm పడింది. అంటే 19శాతం ఎక్కువ పడింది. ఆ సంవత్సరంలో దిగుబడి, ప్రొడక్షన్, ప్రొడక్టివిటీ బాగా వచ్చింది. 2014-15వ సంవత్సరంలో 713 సాధారణంగా ఉంటే 494 రెయిన్‌ఫాల్ వచ్చింది. అంటే (-)30శాతం. 2015-16 సంవత్సరంలో 713 సాధారణంగా ఉంటే 611 రెయిన్‌ఫాల్ వచ్చింది అంటే (-)14శాతం. 2013-14వ సంవత్సరంలో రెయిన్‌ఫాల్ ఎక్కువగా ఉండడం వలన దిగుబడి పెరిగినమాట వాస్తవం. కానీ, 2014-15, 2015-16వ సంవత్సరాలలో వర్షపాతం తక్కువగా ఉండడం వలన దిగుబడి తగ్గిన మాట వాస్తవం. వర్షాలు లేకుంటే పంటలు పండవు.

ఈ సంవత్సరం వర్షపాతం బ్రహ్మాండంగా ఉంది కాబట్టి, ఖరీఫ్ కంటే రబీ పంట ఆసక్తికరంగా ఉంది. ప్రాజెక్టులు, డ్యాములు, చెరువులు నిండాయి. భూగర్భ జలాలు పెరిగాయి. దానికి తోడు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి ప్రత్యేక చొరవతో కరెంట్ కొరత లేకుండా 9 గంటలు విద్యుత్‌ను కూడా సరఫరా చేస్తున్నాము. ఇంతకు ముందున్న ప్రభుత్వంలో రెండు, మూడు గంటలు మాత్రమే విద్యుత్ సరఫరా చేసేవారు. అప్పుడు మేము ఆ ప్రభుత్వ ముఖ్యమంత్రిగారిని కరెంటు ఇంకా ఎక్కువగా సరఫరా చేయాలని అడిగితే వారు వ్యంగ్యంగా మాట్లాడి మీరు తెలంగాణ తెచ్చుకొంటానంటున్నారు కదా తెచ్చుకోండి. అప్పుడు ఇంతకంటే అంధకారం ఉంటుందన్నారు. కానీ, ఇప్పుడు తెలంగాణ అంధకారం కాలేదు. చెప్పిన వారే అంధకారంలో ఉన్నారు. తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత మొదట్లో 6 గంటలు, ఇప్పుడు నిరంతరంగా 9గంటలు విద్యుత్‌ను సరఫరా చేస్తున్నాము. రాబోయే రోజుల్లో గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారి చొరవతో 24 గంటలు రైతులకు ఉచితంగా విద్యుత్‌ను సరఫరా చేస్తాము. భూగర్భజలాలు పెరిగిన సందర్భంగా మరియు విద్యుత్ కొరత లేని కారణంగా రైతులకు రెండవ పంట మంచి లాభదాయకంగా ఉంటుంది.

గత ప్రభుత్వంలో ఒక బస్తా విత్తనాలు తెచ్చుకోవాలంటే క్యూలో నిలబడి తీసుకోవాల్సి వచ్చేది. అలాగే బస్తా యూరియా కొనాలంటే లైన్‌లో చెప్పులు పెట్టుకొని పోయేవారు. కానీ, మేము తీసుకున్న నిర్ణయమేమిటంటే సెంట్రలైజ్డ్‌నుండి డీసెంట్రలైజ్డ్ చేశాము. గతంలో మండల హెడ్‌క్వార్టర్స్‌లోనే అమ్మేవారు. ఇప్పుడు సహకార సంఘాలను లైన్‌లో పెట్టి, సహకార సంఘాలు మండలానికి

మూడున్నా, నాలుగున్నా లేదా ఒకటున్నా కూడా ఆ ఒక్క సంఘానికి ఆ సంఘంలో 20 గ్రామాలుంటే, పెద్ద గ్రామాల వద్దకు మా అధికారులను పంపించి అక్కడే అనుమతిచ్చి, అక్కడే సరుకు ఇచ్చేట్లుగా ఏర్పాట్లు చేశాం. ఎక్కడా కుడా విత్తనాలకి, ఎరువులకి కొరత లేదు. సబ్సిడీ మీద రైతులకు విత్తనాలు అందజేశాము. ఈ సంవత్సరం ఒక్క ఆగస్టు నెలలోనే కొంత dry spell వచ్చింది. ఈ 2016-17వ సంవత్సరం మంచి సీజన్. రైతాంగానికి ప్రభుత్వం అన్ని విధాలుగా అండగా ఉంటుంది. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు చెప్పినట్లుగా లోన్ వేవర్ విషయంలో కూడా ఎక్కడైనా లక్షరూపాయలు లోపు లోను కట్టే ఏ రైతు వద్దనైనా వడ్డీ వసూలు చేస్తే ఆ సమాచారాన్ని సేకరించి ఆ వడ్డీని రైతుకు వాపస్ ఇస్తామని చెప్పి మీకు తెలియపరుస్తూ, ఈ అవకాశం ఇచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలియజేసుకుంటున్నాను.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి : Modernization of Agriculture, Crop Loan Waiver, Payment of Input subsidy మీద మేము అనేక విషయాలు మాట్లాడినప్పటికీ, అందులో ముఖ్యంగా హైకోర్టు సూచన మేరకు వ్యవసాయ కమీషన్‌ను అటానమస్ చేయలనేది అడిగాము. రైతు సలహా సంఘాలు ఏర్పాటు చేయాలనేది అడిగాము. అలాగే మండలానికి ఒకటి నాలెడ్జ్ సెంటర్స్ పెట్టాలని అడిగాము. అలాగే ప్రభుత్వం ఏవైతే రైతులకి లోన్స్ ఇవ్వాలని టార్గెట్ పెట్టుకున్నారో అవి వారికి ఇచ్చారా, లేదా అనేది ప్రభుత్వం గుండెమీద చేయి వేసుకొని చెప్పాలని మీద్వారా కోరుతున్నాను. నాగార్జున సాగర్ నుండి నీటిని విడుదల చేయించలేక పోతున్నారు. కృష్ణా రివర్ మేనేజ్‌మెంట్ బోర్డు అంటే శ్రీ నారా చంద్రబాబు నాయిడు బోర్డుగా అయిపోయింది. పెద్దనోట్ల రద్దు తరువాత నేను మార్కెట్‌కి వెళ్లాను. అక్కడి రైతు బాధలు ఎలా తీర్చాలని ప్రభుత్వానికి లేదు.

ఏది ఏమైనా గౌరవ మంత్రివర్యులు Magnanimity ఉన్నటువంటి ముఖ్యమంత్రి అని చెప్పారు. అంతా ఎంత అవుతుంది, రూ.400కోట్లు.

12.20 మ. ఈ రోజు రైతులు చాలా ఇబ్బందుల్లో ఉన్నారు. మొన్న మా ఖమ్మంలోనే ఒక రైతు ఆత్మహత్య చేసుకున్నాడు. కాబట్టి తమరు పెద్ద మనసుతో వారికోసం రూ.4,000 కోట్లు నిధులు మంజూరు చేస్తే బాగుంటుంది. ways and means అనేకం ఉన్నాయి. ఇన్ని అప్పులు చేసి, ఇంత పెద్ద పెద్ద ప్రాజెక్టులు కట్టి లక్ష కోట్లకు పైన ఖర్చు చేస్తున్నారు. అన్నదాతలు కష్టాల్లో ఉండి, అన్నమో రామచంద్ర అంటున్నారు. నిన్న గౌరవ మంత్రిగారు ఇచ్చిన సమాధానం కూడా చూశాం. గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారూ, వ్యవసాయ మంత్రిగారూ కనికరించండి. అందుకనే మేము సెషన్ జరగాలని ధర్నాలు కూడా చేశాం. తెలంగాణ ప్రభుత్వం రైతులకు భద్రతను కల్పించడం, న్యాయం చేయడానికి తగిన కృషి ఈ స్టేట్‌మెంట్‌లో కనిపించ లేదు. ఇది అన్యాయమని, ఇప్పటికైనా వారిని ఆదుకోమని చెప్పి మేము వాకౌట్ చేస్తున్నాం.

(రైతులకు అవసరమైన భద్రత కల్పించనందుకు నిరసనగా గౌరవ కాంగ్రెస్ సభ్యులు వాకౌట్ చేస్తూ వెళ్లిపోయారు.)

శ్రీ పోచారం శ్రీనివాస రెడ్డి : అధ్యక్షా, నిన్న అక్కడ అసెంబ్లీలో కూడా అన్ని విషయాలు మాట్లాడి చివరలో వారు వాకౌట్ చేయడం జరిగింది. తమరు ఒక విషయం గ్రహించాలి. గతంలో గౌరవనీయులు వైయస్. రాజశేఖర్ రెడ్డి గారు ముఖ్యమంత్రిగా ఉన్నప్పుడు రుణాలు మాఫీ చేశారు. దేశం మొత్తంలో రూ.65,000 కోట్ల రుణాలు మాఫీ అయితే, మన తెలంగాణ రాష్ట్రం మొత్తానికి రూ.3,318 కోట్ల రుణాలను మాఫీ చేయడం జరిగింది. అది కూడా బకాయిలు ఉన్న వారికి. తరువాత రైతులందరూ ఆందోళన చేస్తే ఏదో మొక్కుబడిగా మనిషికి రూ.5,000/- చొప్పున మాఫీ చేయడం జరిగింది. కానీ ఇవ్వాళ మనకున్న ముఖ్యమంత్రి, రైతు పక్షపాతి కాబట్టి, కొత్త, పాత అనేది లేకుండా బకాయిలు ఉన్న రైతులందరికీ, ప్రతి సంవత్సరం వడ్డీ కట్టి, లోను తీసుకున్న వారికి ఒక లక్ష రూపాయలలోపు ఉంటే మొత్తం మాఫీ చేస్తామని చెప్పి, ఆ విధంగా ఈ రోజు 36 లక్షల మంది రైతులకు రూ.17,000 కోట్లు ఇచ్చినటువంటి ఏకైక ప్రభుత్వం మన దేశంలోని తెలంగాణ ప్రభుత్వం.

ఇంతకు ముందు శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి గారు రైతులకు లోన్‌లు ఇవ్వడం లేదని అన్నారు. 2016-2017 సంవత్సరం ఖరీఫ్‌లో మేము దాదాపు 36 లక్షల మంది రైతులకు లోన్‌లు మాఫీ చేయడం జరిగింది. మళ్లీ లోన్‌లు తీసుకున్నవారు దాదాపు 36,37 లక్షల మంది రైతులు ఉన్నారు. అది ఎప్పుడంటే వానాకాలం గానీ, యాసంగిలో గానీ తీసుకుంటారు. నేను ఒక లక్షరూపాయలు వానాకాలంలో లోను తీసుకుంటే పన్నెండు మాసాల వరకు వడ్డీ ఉండదు. కాబట్టి నేను మళ్లీ వచ్చే వానాకాలం మాత్రమే తీసుకుంటాను. మధ్యలో తీసుకోను. ఎందుకంటే మళ్లీ పుస్తకాలు మార్చడం, సంతకాలు పెట్టడం, బ్యాంకుకు వెళ్లడం ఉంటుంది. మళ్లీ ఇచ్చినా కూడా అంత వరకే ఇస్తారు. అలాగే యాసంగిలో తీసుకునే వారు ఉంటారు.

అధ్యక్షా, ఈనాడు 2016-17 సంవత్సరం మధ్య ఖరీఫ్‌లో రూ.15,205 కోట్లను 22,50,714 మంది రైతులకు ఇవ్వడం జరిగింది. ఇప్పుడు రబీలో రూ.4,702 కోట్లు నిన్నటి వరకు

చూసుకుంటే 7,22, 887 మంది రైతులకు ఇవ్వడం జరిగింది. ఇంకా జరుగుతూనే ఉంది. అలాగే 2015-16 సంవత్సరం పోల్చుకుంటే వానాకాలంలో రూ.13,000 కోట్లను 22,22,000 మంది రైతులు రుణంగా తీసుకోవడం జరిగింది. రబీ కాలంలో రూ.10,400 కోట్లను దాదాపు 14,22,000 మంది రుణం తీసుకున్నారు. అంటే రబీకాలం, వానాకాలం కలుపుకొని మొత్తం 36,44,000 మంది రైతులకు రుణాలు అందజేయడం జరిగింది. లోన్‌లు ఇవ్వడం లేదని గౌరవ సభ్యులు అంటున్నారు.

రాష్ట్రవ్యాప్తంగా 5,522 బ్యాంకులున్నాయి. ఆ బ్యాంకుల ద్వారా ఎవరెవరికి ఇచ్చారు, ఎంతమందికి ఇచ్చారని ఎంక్వైరీ చేసి పంట రుణాలు మంజూరు చేస్తున్నాం. జి.ఓ కూడా ఇచ్చాం. అందులో "…and the liability will be taken over by the State Government" అంటే రూ.17,000 కోట్లలో రూ.4,000 కోట్లను రైతులు కడితే, మిగిలిన రూ.13,000 కోట్లు అది రైతుల బాకీ కాదు, బ్యాంకుకు అది ప్రభుత్వ బాకీ అంటూ జి.ఓ.లో పేర్కొనడం జరిగింది. అలాగే బ్యాంకు మేనేజర్లతో "A Certificate of Loan waiver in Annexure 'F' shall also be issued by the Bank branch to each farmer whose outstanding loan has been waived." అని చెప్పి Annexure 'F' ద్వారా ఈ సర్టిఫికేట్ ఇవ్వడం జరిగింది.

అయితే రాష్ట్రంలోని 5,522 బ్యాంకులలో కొంతమంది బ్యాంకు మేనేజర్లకు సరిగా అర్థం కాక కొన్ని ఇబ్బందులు పెట్టారు. వారి నుండి ఒకసారి వడ్డీ వసూలు చేశారు. అది కూడా కొద్ది శాతమే. అందుకు మేము ఒప్పుకుంటున్నాము. అయిన్నప్పటికీ తిరిగి వడ్డీ చెల్లించడానికి గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఒప్పుకున్నారు. ఏది ఏమైనా అన్ని విధాలుగా ఆదుకున్న ప్రభుత్వం తెలంగాణ ప్రభుత్వం. కాబట్టి ఇందులో ఎవరు ఆరోపించినా రాజకీయ ఆరోపణ తప్పితే వాస్తవం లేదు. ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ ఆంధ్రప్రదేశ్‌లో ఎక్కువగా ఇచ్చారు గానీ తెలంగాణకు ఇవ్వలేదు. 2012 సంవత్సరం సమైక్య పాలనలో చిత్తూరు, అనంతపురం, కడప, కర్నూలు, ప్రకాశం జిల్లాలలో ఇన్‌పుట్ సబ్సిడీ కోసం రూ.1,022 కోట్లు కేంద్రం నుండి విడుదల చేయించుకోవడం జరిగింది. అదే సమయంలో తెలంగాణలో కరువు ఏర్పడితే రూ.122 కోట్లు మాత్రమే ఇవ్వడం జరిగింది. అలాగే 2013 సంవత్సరంలో అనంతపురం, చిత్తూరు జిల్లాలకు కరువు ఏర్పడితే రూ.744 కోట్లు విడుదల చేయించుకోవడం జరిగింది. తెలంగాణ ప్రాంతంలో కూడా కరువు వచ్చిందని వీళ్లెవరికీ తెలియదా అధ్యక్షా? అక్కడ ఆంధ్రలో 200 మండలాలను కరువు మండలాలుగా ప్రకటిస్తే, ఇక్కడ తెలంగాణలో 5,6 మండలాలను కరువు మండలాలుగా ప్రకటించారు.

అదేవిధంగా నీలం సైక్లోన్ వచ్చినప్పుడు అక్కడ 10 జిల్లాలకు రూ.400 కోట్లు విడుదల చేయించుకుంటే ఇక్కడ నల్గొండ, వరంగల్, ఖమ్మం జిల్లాలకు కేవలం రూ.27 కోట్లు మాత్రమే ఇచ్చారు. అలాగే జెల్ సైక్లోన్ 2010 సంవత్సరంలో వచ్చింది. ఆ సమయంలో అక్కడ రూ.417 కోట్లు ఇప్పించుకుంటే, ఇక్కడ కేవలం రూ.22 కోట్లు ఇచ్చారు. వాస్తవాలు చెబుతుంటే వాళ్లకు భయం అధ్యక్షా. గొడవలు చేస్తారు. మాట్లాడనివ్వరు. ఎందుకంటే వారి బ్రతుకులు బయటపడతాయని. వాస్తవాలు బయటపడతాయని. ఆనాడు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారిని కలిసి – ఆంధ్రకు, రాయలసీమకు ఎందుకు ఇస్తున్నారు, మా తెలంగాణ కూడా కరువు వచ్చింది, వరదలు వచ్చాయని చెప్పి, ఎందుకు మాట్లాడలేదు?

అంతకు ముందున్న గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కిరణ్‌కుమార్ రెడ్డి గారిని అడగడం జరిగింది. మేమందరం అసెంబ్లీలో ఆయన ఛాంబర్‌లో కూర్చున్నాం. అప్పుడు మా తొడల మీద కాలు పెట్టుకుంటూ వెళ్లారు. ఏమి మాట్లాడలేదు. ఆ తరువాత ఎలాగైనా తెలంగాణ ప్రభుత్వం వస్తుందని, అప్పుడు తీసుకుందామని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కెసిఆర్ గారు చెప్పడం జరిగింది. తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన 15 రోజుల లోపునే రూ.480 కోట్లు ఇవ్వడం జరిగింది. ఏది ఏమైనప్పటికీ టిఆర్‌యస్ ప్రభుత్వం రైతులకు సబ్సిడీలు గానీ, విత్తనాలు గానీ, పాలి హౌసెస్ గానీ, మైక్రో ఇరిగేషన్‌లో గానీ తక్కువ పెట్టుబడితో ఎక్కువ దిగుబడి ఎక్కువ లాభం వచ్చే విధంగా ఆధునీకికరణ పద్ధతుల్లో రైతులను ప్రోత్సహిస్తున్నాం. వారిని అన్ని విధాలుగా ఆదుకుంటున్నాం.

రాబోయే రోజులలో రైతులకు ఎక్కువ మేలు జరిగే అవకాశముంది. ఈ సందర్భంలో ఒకటే విషయం చెబుతున్నాను. ఈ రోజు రాజకీయ పార్టీలు వారి గుండెల మీద చెయ్యి వేసుకుని మాట్లాడాలి. ఈనాడు గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు మాట తప్పారని అన్నారు. ఎక్కడ మాట తప్పారు అధ్యక్షా? తొమ్మిది గంటల కరెంటు ఇస్తామని వారు ఇవ్వలేదు. కానీ ఈరోజు చెప్పిన మాటలన్ని గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు నెరవేర్చారు. ఏదో ఒకటి, రెండు మ్యానిఫెస్టోలో పెట్టినవి మిగిలి ఉండొచ్చు. మ్యానిఫెస్టోలో లేనివి కూడా ఇస్తున్నారు. కళ్యాణ లక్ష్మీ, షాదీ ముబారక్, స్కూలు పిల్లలకు సన్నబియ్యం అందులో లేవు అధ్యక్షా. ఈరోజు ఎన్నికల ప్రణాళికలో పొందుపరచిన అంశాలన్నీ కూడా ఒక్కొక్కటి అమలు చేస్తూ నూటికి నూరు శాతం

అన్నమాట నిలబెట్టుకున్న ఏకైక ముఖ్యమంత్రి శ్రీ కల్వకుంట్ల చంద్రశేఖర్‌రావు గారు అని మనవి చేస్తున్నాను.

శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు : (పట్టభద్రుల నియోజకవర్గం– మహబూబ్‌నగర్, రంగారెడ్డి మరియు హైదరాబాద్) అధ్యక్షా, ఒక విషయం మంత్రిగారు క్లారిఫై చేస్తే బాగుంటుంది. గతంలో తెలంగాణ ప్రభుత్వం రైతులను పత్తి విత్తనాలు వేయకుండా, వేరే విత్తనాలు వేయండని అప్పీలు చేయడం జరిగింది. అయితే చాలా మంది రైతులు పప్పు ధాన్యాలను పండించడం జరిగింది. ఎందుకంటే మన దేశంలో వాటికి కొరత ఉంది. మన రాష్ట్రంలో పప్పు ధాన్యాలు భాగానే పండినాయి. మార్కెట్‌లో పప్పు ధాన్యాల కొనుగోలు ధర ఎక్కువ వచ్చే వరకు ఉంచడం జరిగింది. కానీ మార్కెట్ ధర కన్నా తక్కువ ధరకు అమ్ముకునే పరిస్థితి వచ్చింది. కాబట్టి మార్కెట్ ధరకు ప్రభుత్వమే పప్పు ధాన్యాలను కొనే విధంగా ఏదైనా మెకానిజం చేస్తున్నారా అనేదాని గురించి క్లారిఫికేషన్ ఇవ్వవలసిందిగా కోరుతున్నాను.

శ్రీ పోచారం శ్రీనివాస రెడ్డి : అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు ఎన్. రామచంద్రరావు గారు వాస్తవం చెప్పారు. 2016 సంవత్సరం ఖరీఫ్ కాలంలో మామూలు ప్రాంతంలో కంది 2,60,000 హెక్టార్లు వేయాలి. కానీ 4,36,000 హెక్టార్లలో వేయడం జరిగింది. అంటే 68 శాతం ఎక్కువ వేశారు. గ్రీన్ గ్రామ్ మామూలుగా 1,10,000 హెక్టార్లు వేయాలి. కానీ 1,56,000 హెక్టార్లలో వేయడం జరిగింది. అంటే 42 శాతం ఎక్కువ వేశారు. బ్లాక్ గ్రామ్ 0.32లక్షల హెక్టార్లలో వేయాలి. కానీ 0.46లక్షల హెక్టార్ల వరకు వేయడం జరిగింది. అంటే 46 శాతం ఎక్కువ వేశారు.

అదే విధంగా సోయాబీన్ 2.02 లక్షల హెక్టార్లలో వేయాలి. కానీ 2.98 లక్షల హెక్టార్లకు వేయడం జరిగింది. అంటే 40 శాతం ఎక్కువ. గత సంవత్సరం కాటన్ క్రాప్‌కు ధర లేక కొనే వాళ్లు లేక ఇబ్బంది అయింది. కాబట్టి కొంత విస్తీర్ణం తగ్గించుకొని దానికి బదులుగా పప్పు ధాన్యాలను వేయడం జరిగింది. ఆ పప్పు ధాన్యాల విత్తనాలను సబ్సిడీ మీద అందరికీ ఇవ్వడం జరిగింది. వారు చెప్పినట్లు కొనుగోలు విషయంలో కూడా రాష్ట్ర ప్రభుత్వం తగు శ్రద్ధ వహించి కొనుగోలు కేంద్రాలు ఏర్పాటు చేసి కొంటాము.

మిస్టర్ ఛైర్మన్: 23వ తేదీ శుక్రవారం ఉదయం 10.00 గంటలకు తిరిగి సమావేశమయ్యేందుకు సభను వాయిదావేయడమైనది.

(Then the House adjourned at 12.32 PM to meet again at 10.00 AM on Friday the 23rd December, 2016)

☺☺☺

"Published under Rule 316 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Telangana Legislative Council and Printed at the Assembly Press, Public Gardens, Hyderabad."